جنوبی ایشیا میں اقلیتوں کے حالات کا جائزہ، 2020 رپورٹ کے آئینہ میں۔

اقلیت اور تنگ ہوتا ہوا شہری دائرہ کار۔

ساؤتھ ایشیاء کلیکٹو

The
South Asia
Collective

جنوبی ایشیا میں اقلیتوں کے حالات کا جائزہ، 2020 رپورٹ کے آئینہ میں۔

مشمولات

دیباچہ 04

خلاصہ 06

ہندوستان میں شہری دائرہ کی تنگ دامانی 12

مشورہ 25

دیباچہ 27

دیباچہ

محترمہ میری لالر۔

اس رپورٹ میں ان معلوم اور پریشان کن امور کی نشاندہی کی گئی کہ کیسے اقلیتوں کے حقوق کی نگہبانی کرنے والوں کو ظلم و تشدد اور پابندیوں کا شکار بنایا جاتا ہے۔پاکستان میں خاص طور پر اقلیتوں کے مذہب کو پیش نظر رکھتے ہوئے،توہین رسالت کے الزام میں گرفتار لوگوں کے حقوق اور آزادی رائے کے تحفظ کی بات کرنے والے وکیلوں ، این جی او اور ایچ آر ڈی کے کاموں پر خطرات کا کالا بادل منڈلا رہا ہے۔ نیپال میں ان این جی او کو نشانہ بنایا جاتا ہے جو عیسائی ملازمین کو کام پر رکھنا چاہتے ہیں۔افغانستان میں سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کی طرف سے خطرہ کا اندیشہ رہتا ہے۔ بنگلا دیش میں وہاں کا سائبر کرائم قانون ایچ آر ڈی پر حملہ کی راہ آسان کرتا ہے۔ ہندوستان میں بھید بھاؤ پہ مبنی قوانین کی مخالفت کرنے والے ایچ آر ڈی اور ان پر عمل نہ کرنے والے مذہبی اقلیتوں کو ظلم و ستم اور قانونی طور پر بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انھیں جیل کے سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے،اور بہت زیادہ پریشان کیا جاتا ہے۔اور سری لنکا میں تو ایچ آر ڈی کے حالات بد سے بد تر ہوتے جا رہے ہیں، اور بات تو یہاں تک پہونچ گئی کہ سری لنکا فروری 2020میں انسانی حقوق کونسل کے دھارا 30/1اور 40/1سے دستبردار ہو گیا،اور یہ دھارا ملک میں آپسی میل ملاپ اور انسانی حقوق کی ذمہ داری سے متعلق تھا۔

ہائی کمشنر برائے حقوق انسانی میشیل بیچیلیٹ نے شہری دائرہ کار کے بارے میں بالکل بجا فرمایا کہ "یہ کسی بھی صحتمند جمہوریت اور معاشرہ کیلئے آخری لکیر ہے۔مگر آج پوری دنیا میں شہری دائرہ کار پر حملے ہورہے ہیں اور آزادی رائے پر پابندی لگائی جارہی ہے، اسی طرح دوسرے حقوق جیسے تنظیم سازی اور پرامن سبھا کرنے سے محروم کیا جارہا ہے۔پابندی کے قوانین اور انتظامی تجاویز دباؤ کے اہم عنصر رہے ہیں،اور انسانی حقوق کے نگہبان سب سے زیادہ اس کے نشانے پر رہے ہیں۔

اس اہم رپورٹ سے پتا چلتا ہے کہ دنیا کی ایک چوتھائی آبادی والا خطہ جنوبی ایشیا میں یہ عالمی تاثر واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔حال ہی میں ایک رپورٹ میں یہ دعوی کیا گیا،ہیکہ اس خطہ کے 97٪ لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ انکے شہری دائرہ کار پر پابندی لگی ہے،اور ایسا کرنا شہری دائرہ کار کو ختم کرنے سے تھوڑا سا بہتر ہے۔اس پورے خطہ میں حکومت اس مشن کو آگے بڑھانے کیلئے زیادہ سے زیادہ پابندی عائد کرنے والے قوانین اور قانونی طور پر بدنام کرنے جیسے امور کا سہارا لیتی ہے۔مخالفت کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور ایچ آر ڈی کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

بین الاقوامی قانون اور ملکی آئین میں تحفظ کی فراہمی کے باوجود شناخت کو بنیاد بنا کر لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے جسکی وجہ سے سب سےزیادہ اقلیتوں کو نقصان پہونچتا ہے،یہی وجہ ہیکہ جمہوریت کی حکمرانی ، قانون کی بالادستی اور عوام کی پالیسیوں کو تیزی سے پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔
جنوبی ایشیا کے اقلیتوں کی حالت جنوبی ایشیا کلیکٹو کی رپورٹ 2020کے آئینہ میں:اقلیت اور اسکا تنگ ہوتا ہوا شہری دائرہ کار اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالتا ہے کہ کیسے یہ سب کچھ اس خطہ میں ہورہا ہے۔اس رپورٹ میں اس نقطہ کو اجاگر کرنے پر زور دیا گیا ہیکہ جنوبی ایشیا میں ایک بڑی تعداد میں بسنے والے مذہبی،نسلی، لسانی ،ذاتی اور برادری اقلیتوں پر اس کا کیا نتیجہ مرتب ہوگا اور کیسے ہوگا؟اس رپورٹ میں جو باتیں سامنے آئی ہیں وہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ابھی بھی کچھ ممالک جیسے بھوٹان وغیرہ میں شہری دائرہ کا تصور کرنا ایک نئی بات ہے اور یہاں اس کی جڑ ابھی بھی پوری طرح سے مضبوط نہیں ہوا ہے ،مگر اس علاقہ میں تنظیم سازی ، سبھا کرنے اور اظہار رائے کی آزادی کی آئینی ضمانت کو پچھلی دہائی میں کمزور کرنے کا عام خیال رہا ہے۔ اور اس میں این جی اوز اور ان کو ملنے والے غیر ملکی چندوں کی زیادہ سے زیادہ نگرانی شامل ہے۔ جنوبی ایشیاء کے کچھ ممالک جیسے افغانستان ، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں ، عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ این جی اوز کو لائسنسوں کے اندراج یا تجدید کی اجازت نہیں دی جارہی ہے۔

حالیہ کچھ سالوں کا مشاہدہ ہیکہ کچھ قوانین کا استعمال معاشرہ میں آپسی تعلق کو کم کرنے اور اور غیر اطمینانی کیفیت کو روکنے کے لئے کیاجاتا ہے جسکے پس پردہ بولنے اور اظہار رائے کی آزادی کو کم کیا جاتا ہے۔ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور بنگلادیش میں تو افران بات بات پر انٹرنیٹ بند کر دیتے ہیں،خاص طور پر روہنگیا پناہ گزینوں کیلئے سخت پہلو اپنایا جاتا ہے۔

دنیا کے دوسرے خطوں کی طرح کوویڈ19-جیسی وباء کے پس پردہ لوگوں کی آزادی کو محدود کیا جارہا ہے،اور افران نے ایچ آر ڈی پر پہلے سے زیادہ پابندی عائد کردی ہے،وباء پر قابو پانے کیلئے اور ہنگامی اقدامات کے نام پر قوانین کا استعمال حفاظتی آلہ کے طور پر ہو رہا ہے۔
جنوبی ایشیا کے زیادہ تر ممالک میں تنظیم سازی، مجلس منعقد کرنے اور اظہار رائے کی آئینی طور پر آزادی دی گئی ہے۔بھوٹان کے سوا جنوبی ایشیا کے تمام ممالک نے شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدہ (آئی سی سی پی آر) پر بھی دستخط کئے ہیں جسمیں بنیادی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ لیکن اس طرح کی آزادیوں پر پابندی عائد کرنا ایک عام سی بات ہے اور یہ معاملہ بڑھتا ہی جارہا ہے۔انسانی حقوق کے محافظ (ایچ آر ڈی)کو نشانہ بنانے کا حادثہ عام ہوتا جارہا ہے۔
ہمیں اس بات پر دوبارا غور وخوض کرنا ہے کہ وبائی مرض کے دوران اور اسکے ختم ہونے کے بعد معاشرہ کیسے بہتر طریقہ سے کام کر سکتا ہے ۔ایچ آر ڈی کو اس سلسلہ میں ہونے والی میٹنگ میں مرکز توجہ بنانا چاہیئے،ایک صحت مند شہری دائرہ کار جمہوریت کو مضبوط اور صحت مند بنانے میں مدد کرتا ہے۔اور اس سلسلہ میں موجودہ صورتحال اور سرگرمیوں کا دستاویز تیار کرکے اور حقوق انسانی کے نگہبانوں کے تحفظ کے لئے آواز بلند کرکے جنوبی ایشیا کلیکٹو اس سلسلہ میں مرکزی کردار ادا کر سکتی ہے۔

خلاصہ

جنوبی ایشیا میں اقلیتوں کے حالات کا جائزہ، 2020 رپورٹ کے آئینہ میں۔

I

کردار۔

1.1: جنوبی ایشیا میں ہر جگہ سول سوسائٹی (میڈیا، وکیل، حقوق انسانی کے کارکنان اور این جو اوز) پر شکنجہ ہے۔یا تو یہ حالیہ معاملہ ہے،کیوں کہ اس خطہ میں جمہوریت کی ہوا یا تو دیر سے آئی یا یہاں ترقی اور اس کو بام عروج تک پہونچانے کی تاریخ نا کے برابر رہی اور اسے بہت ہی زبردست چلینج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اور اس خطہ میں سول سوسائٹی کا کردار بھی حال میں کئی اسباب کی وجہ سے بہت زیادہ کم ہوتا ہوا نظر آرہا ہے،اور لگتا ایسا ہیکہ سال 2014ان سب باتوں کا نقطہ آغاز ہے۔جمہوریت مخالف آمرانہ تصور اور قانون اور اسکو عملی جامہ پہنانے کی یقین دہانی اس خیال کا مکمل طور پر ذمہ دار ہے۔جمہوریت کے سپوٹر ،اپج آر ڈی اور دوسرے اچھے لوگ انتظامیہ کی نگاہ میں تنکا بن رہے ہیں کیوں کہ وہ ریاست کی کارروائیوں پر سوال کھڑا کرتے ہیں اور انکے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ سول سوسائٹی کے دائرہ کار میں آنے والی کمی کا سیدھا سا مطلب یہ ہیکہ اسکا تعلق اقلیت سے ہے اور اسکی دوسری وجہ اکثریت وادی تصور کا مضبوط ہونا بھی ہے۔

1.2: یہ رپورٹ جو کہ جنوبی ایشیاء کے اقلیتوں کے سالانہ رپورٹ کی چوتھی کڑی ہے خصوصا جنوبی ایشیاء میں اقلیتوں کے شہری دائرہ کار پر مشتمل ہے۔اس رپورٹ میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہیکہ جنوبی ایشیاء کے کسی مخصوص ملک میں شہری دائرہ کار محدود کیا جا رہا ہے یا نہیں؟ اور اگر کیا جا رہا ہے تو پھر وہ کیسے اور کیوں؟ اس سلسلہ میں پوری توجہ اس علاقہ کے اقلیت پر ہوتی ہے۔یہ رپورٹ اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ شہری دائرہ کار کو اس طرح محدود کرنے کی خاص طور پر اس علاقہ کے اقلیتوں کو کیا قیمت دینی پڑ رہی ہے ۔شہری دائرہ کار کی تفصیلی اور جامع تعریف کے ضمن میں دوسری بہت ساری باتوں کے علاوہ سماجی تحریک کی اجازت آتی ہے،اور اسی طرح غیر سرکاری ملکی اور عالمی تنظیم،سول سوسائٹی تنظیم، میڈیا، تعلیمی ادارے بھی اس میں شامل ہیں۔ایک فعال شہری دائرہ کار (1)ایک ساتھ مل بیٹھنے، (2)پر امن سبھا کرنے، اور (3)بلا جھجھک اظہار رائے پر منحصر ہوتا ہے۔اسی لئے اس رپورٹ کے ہر باب میں مختلف نظریہ سے ان تینوں بنیادی آزادی کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہی اسکا مقصد ہے۔

1.3: مختلف بابوں میں ملکی پیمانے کے حقائق و شواہد کا تذکرہ کیا گیا ہے،اور اسے مختلف ڈیسک پر کی گئی تحقیق اور اس ملک کے اقلیتوں کے شہری دائرہ کار پہ شائع شدہ مواد کے گہرے مطالعہ کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔اور ان ابواب میں شہری دائرہ کار کو منظم کرنے والے قوانین اور پالیسیوں کا جائزہ بھی شامل کیا گیا ہے۔اور اسکے علاوہ بیتے کچھ سالوں میں مجوزہ بلوں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ شہری دائرہ کار اور سول سوسائٹی کے بارے میں سرکار کے رجحان کو سمجھا جا سکے۔افغانستان، بھارت، پاکستان اور نیپال کے لئے پرائمری ڈاٹا آن لائن ماہر سروے کے حساب سے جمع کیا گیا ہے تاکہ ان ملکوں میں عوامی دائرہ کار کے بارے میں موجودہ تصور کو سمجھا جا سکے۔ویسے وباء کی وجہ سے لگائی گئی پابندیوں اور دیگر اسباب کی وجہ سے بہت کم لوگ سروے میں شامل ہو سکے اسلئے اس تجزیہ پر مزید بحث کی گنجائش ہے ۔وبا کی وجہ سے الگ الگ ابواب پر کی گئی تحقیق کو زیادہ تر آن لائن دستیاب وسائل پر ہی محدود رکھنا پڑا۔

II

اہم نتائج۔

2.1: خصوصی طور پر بھوٹان میں شہری دائرہ کار کی بات نئی ہے،امریکہ کا محکمہ خارجہ نے جس نے بھوٹان میں انسانی حقوق کا رپورٹ 2018 تیار کیا ہے کہا ہے کہ بھوٹان کے باشندے اپنی آزادی کو استعمال کرنے میں بہت احتیاط برتتے ہیں،کیونکہ اگر وہ ملک کی طاقتور شخصیت پر تنقید کرینگے تو انکے خلاف ہتک عزت کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔اور یہاں پر عیسائی خصوصی طور پر مذہبی اقلیت میں ہیں جنکے ساتھ ابھی بھی بھید بھاؤ برتا جارہا ہے۔مگر ریاست کے ساتھ اس مسئلہ کو اٹھانے کے لئے عیسائیوں نے ابھی تک مضبوط بنیاد پر کسی تحریک کا آغاز نہیں کیا ہے،اور اسکی وجہ شاید یہ ہیکہ ملک میں عیسائی کم تعداد میں ہیں اور الگ الگ عیسائی جماعتوں کی تنظیم بکھری ہوئی ہے اور وہاں احتجاج کرنے کی آزادی نہیں ہے۔

2.2: گزرے ہوئے ایک صدی میں پاکستان، نیپال،افغانستان، سری لنکا،اور بھوٹان میں اظہار رائے اور سبھا کرنے کی آزادی کے آئینی حقوق ان ملکوں کی سرکاروں نے قانون بنا کر محدود کر دیا،اور یہ قوانین ان حقوق کے خلاف ہیں،اور اسکی مثال یہ ہیکہ این جی او کی رجسٹری پر سرکار کی کڑی نظر رہتی ہے(جس پر آئندہ پوائنٹ میں تفصیل سے بات ہوگی)،اسی وجہ سے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ شہری دائرہ کار تنگ ہوتا جارہا ہے،اور این جی او، میڈیا انسٹی ٹیوٹ اور حقوق انسانی کے محافظین کے خلاف مخالفت کا ماحول بنایا جارہا ہے۔

2.3: تنظیم سازی کا حق: ملکوں کے پاس این جی او یا دیگر تنظیم کی رجسٹری یا اسکے تجدید کی اجازت نہیں دینے اور اسے کام نہ کرنے دینے کا اختیار ہے تاکہ یہ ملک ان کی نگرانی کر سکے،وہ سرکار پر تنقید کرنے والے میڈیا پر شکنجہ کسنے کیلئے ضروری قانون بناتے ہیں۔بھوٹان میں این جی او عوام کے مسائل کیلئے آواز اٹھانے سے پرہیز کرتے ہیں کیونکہ انھیں اپنی رجسٹری رد کردئے جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔فیس لیکر ہر سال سرٹیفیکٹ کی تجدید کی جاتی ہے۔ہندوستان میں سول سوسائٹی کے لوگ -انسانی حقوق کے لئے لڑنے والے وکلاء،احتجاج کرنے والے،اسکولر، صحافی،اعتدال پسند دانشور-اور ایسے تمام لوگ جو سرکار کی زیادتی اور اکثریت وادی کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں،ان سب پر خصوصا 2014 کے بعد سے زیادہ حملے ہو رہے ہیں،یہ وہ وقت تھا جب بھارتی جنتا پارٹی تخت نشین ہوئی،ہندوستان میں تنظیموں کو ملنے والے غیر ملکی چندوں کو منظم کرنے والا غیر ملکی چندا ایکٹ 2010 کا استعمال ترقی پسند اور اقلیتوں سے متعلق این جی او کے خلاف اسلحہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔بنگلا دیش میں بھی ایسا ہی ایک قانون ہے فارین ڈونیشن ریگیولیشن ایکٹ 2016 جسکے تحت ایسے این جی او کی رجسٹری ضروری قرار دیا گیا ہے جو غیر ملکی چندا لینا چاہتے ہیں۔

پاکستان میں این جی او اور آئی این جی او پر کافی کڑی نظر رکھی جاتی ہے،اور انکی رجسٹری اور فنڈنگ کی اجازت حاصل کرنے کے لئے طویل کارروائی پوری کرنی پڑتی ہے، تحفظ کے ساتھ ساتھ اور دوسری کئی باتوں کے لئے ایک سے زیادہ جگہوں سے اجازت لینی پڑتی ہے۔اور یہ پوری کارروائی بہت زیادہ مبہم ہوتی ہے جسمیں اس بات کی گنجائش بہت محدود ہو جاتی ہے کہ ایک عام شہری بھی اس پر نظر رکھ سکے جسکی وجہ سے این جی او رجسٹری کی درخواست کو من مانی طریقہ سے رد کر دیا جاتا ہے،اور اسکی وجہ سے انکے کام کاج پر پابندی لگ جاتی ہے۔نیپال میں بھی اس سلسلہ میں موجودہ قانون کافی بوجھل ہے اور اگر مجوزہ نیا بل پاس ہوجاتا ہے تو یہ شہری دائرہ کار کو بہت محدود کر دیگا۔افغانستان میں این جی او کے بارے میں جو قانون ہے اس میں صرف رجسٹری کرنے کا ایک ایسا قانون ہے جو سرکار کو اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی مخصوص این جی او کی رجسٹری سے منع کر دے جسکی وجہ سے اسے وہاں سے از خود ہٹنا پڑتا ہے۔سری لنکا میں 2015سے 2019 تک بہتر نظام حکومت کے دوران شہری حقوق کو بہت زیادہ محدود کیا گیا اور قانون کا استعمال آزادی رائے کو کچلنے کے لئے کیا گیا اور اسی دوران یہ بھی دیکھا گیا کہ جو نسلی مذہبی جماعتوں کے خلاف نفرت پھیلا

رہے تھے اور تشدد کو ہوا دے رہے تھے انکے خلاف انتظامیہ اس قانون کا استعمال کرنے میں ناکام رہا۔عکریت جسے پچھلی سرکار کے دور حکومت میں وقتی طور پر روک دیا گیا تھا موجودہ سرکار نے اسے تیز کر دیا اور فوج شہری معاملوں اور قانون کو نافذ کرنے میں زیادہ دخل دینے لگی ہے۔اور اسکی وجہ سے سول سوسائٹی کی آزادی متاثر ہوئی ہے۔

: سبھا کرنے کی آزادی:مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد کا استعمال حکمت عملی کی شکل میں تعصب پر مبنی اور بالادستی والی وطن پرستی کے خیال کو نافذ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اقلیت مخالف پالیسیوں کے خلاف کسی بھی طرح کے اختلاف کو دبانے کے لئے حکومت نے فوجی حکمرانی نافذ کر دیا ہے۔مسلم اکثریتی ریاست کشمیر میں شہری دائرہ کار کو پوری طرح ختم کر دیا گیاہے اور کشمیر یا دوسری کسی بھی جگہ پر اقلیت مخالف پالیسیوں کی مخالفت کرنے والے مسلمانوں اور دوسرے مذہب کے لوگوں تک کا شہری دائرہ کار تنگ کر دیا گیا ہے۔پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے لئے عوامی مخالفت کا راستہ بند ہے کیونکہ زیادہ تر لوگوں کو شورش پسندوں کی طرف سے حملہ کا ڈر لگا رہتا ہے۔عیسائی یہاں اچھے ڈھنگ سے جمع ہوکر مذہبی رسوم ادا نہیں کر سکتے میٹرو سیٹی کے باہر گرجا گھروں کی پر زور مخالفت ہوتی ہے۔نیپال میں عیسائی مذہب سے متعلق این جی او کا شکوہ ہیکہ انکے خلاف کافی تفتیش ہوتی ہے اور خاص طور پر تب جب وہ عیسائی مذہب کے لوگوں کو بطور ملازم رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ جس طرح کا کام ایسے لوگوں سے لینا ہوتا ہے اسکے لئے ضروری ہوتا ہیکہ انکے پاس اس مذہب اور اس کے عقیدہ سے متعلق علم ہو۔سری لنکا میں 21اپریل 2019 کو ایسٹر کے موقع سے ہوئے حملہ کے بعد مسلمانوں کے ساتھ بھید بھاؤ ہونا شروع ہوگیا ہے، اور انھیں پریشان کیا جانے لگا ہے، ان کو من مانی طریقہ سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے،اور انکے خلاف تشدد بھی ہوتا ہے۔افغانستان میں جولائی 2018 میں جلال آباد میں خودکش حملہ ہوا جس میں وہاں کے سکھ اور ہندو مذہب کے لوگوں کو نشانہ بنایا گیا تھا،اور اس میں 19لوگوں کی موت ہوئی تھی جس میں آئندہ پارلیمانی انتخاب میں ہندو اور سکھ مذہب کی طرف سے لڑنے والا واحد امیدوار اوتتر سنگھ خالسا بھی شامل تھے۔

2.5: اظہار رائے کی آزادی:اس خطہ میں اظہار رائے کی آزادی پر بھی پابندی لگائی جارہی ہے۔اس کی ایک مثال انٹرنیشنل کونٹن آن سول اینڈ پولیٹیکل رائٹس (آئی سی پی آر) ایکٹ جسکا استعمال سری لنکا میں اظہار رائے کی آزادی کا گلا دبانے اور تنقید کرنے والوں کی زبان پر تالا لگانے کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ ذات اور مذہب کے نام پر تناؤ پھیلانے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے یا انھیں گرفتار کرنے کے لئے ۔افغانستان میں ، ماس میڈیا لاء (ایم ایم ایل) 2009 اظہار رائے کی آزادی کو مستحکم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہوسکتا تھا ، لیکن اس میں ایک قانون ایسا ہے جس کے تحت اسلام کی پیروی کرنے کی بھی شرط ہے۔حالیہ کچھ سالوں میں ایم ایم ایل کو سرکار نے میڈیا کے حقوق کو کچلنے کیلئے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔بنگلادیش میں بھی اظہار رائے کی آزادی پہ بہت ساری پابندیاں خصوصا وہاں کے ڈیجیٹل سکیورٹی ایکٹ 2018 دیکھتے ہوئے عائد ہیں،اس قانون کے تحت اگر آپ کسی ویب سائٹ یا کسی الیکٹرونک پلیٹ فارم پر جان بوجھ کر فرضی،اشتعال انگیز،حساس اور اکسانے والے معلومات ڈالتے ہیں جس کہ وجہ سے کسی کی بے عزتی ہوتی ہے اور دیش میں انتظامیہ کو نقصان پہنچتا ہے،حالات بگڑتے ہیں،مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں تو یہ ایک سزا کے قابل جرم ہوگا۔بھوٹان میں ملکی تحفظ قانون کے تحت اگر کوئی ایسا بیان دیتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں نفرت اور عدم اطمینان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے یا پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یا دوسرے جرائم کے علاوہ عام لوگ اور سرکار کے بیچ غلط فہمی یا دشمنی ہوتی ہے تو اسکے
لئے قید کی سزا ہوسکتی ہے۔

ہندوستان میں جو لوگ شہریت ترمیم بل کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں یا کشمیر میں کی گئی آئینی تبدیلی کی مخالفت کررہے ہیں انکے خلاف افسران نے ملک دشمنی قانون اور بہت ہی سخت غیر قانونی سرگرمی ایکٹ 1967،اور ملکی تحفظ ایکٹ 1980 کے تحت مقدمہ دائر کر دیا ہے ۔ٹی وی اور نیوز چینلوں پر بھی پابندی کے کئی مثال دیکھے گئے ہیں،ایسے چینلوں کو نشانہ بنایا گیا جنہوں نے سرکار کے خلاف خیالات نشر کیا۔حالیہ ایک رپورٹ کے مطابق، 25مارچ اور 31 مئی کے بیچ کوویڈ19-کی وجہ سے ملکی پیمانہ پر نافذ لاک ڈاؤن کے دوران کم سے کم 55ہندوستانی صحافیوں کو گرفتار کیا گیا اور ان پر حملے ہوئے، انکی جائیداد کو نقصان پہونچایا گیا،انھیں دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا اور انکے خلاف ایف آئی آر ڈالا گیا۔نیپال میں میڈیا کونسل بل میں ستمبر 2019میں ایک ترمیم کی تجویز پیش کی گئی جس میں صحافیوں کے لئے لائسنس کی فراہمی کی بات کہی گئی ہے۔اسکے تحت سارے صحافیوں کو ایک امتحان سے گذرنا ہوگا اور اسے ملک میں صحافت کو آزاد ہوکر کام کرنے کی راہ میں ایک رکاوٹ مانا جارہا ہے۔فوجداری ضابطہ 2018 میں ہونے والی ترمیم سے نیپال میں صحافیوں کے کام پر بھی اثر پڑے گا اور اگر کوئی صحافی نئے فوجداری ضابطہ کے تحت 'خفیہ' سمجھی جانے والی کوئی معلومات شائع کرتا ہے تو اسے تین سال تک قید کی سزا ہوسکتی ہے اور جرمانہ دینا پڑسکتا ہے۔

2.6:   مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنانا:خاص طور پر مذہبی اقلیتوں کے لئے شہری دائرہ کار محدود کردیا گیا ہے۔مثال کے طور پر پاکستان میں ایسے وکیل جو انسانی حقوق کے کارکنان کے طور پر کام کرتے ہیں خصوصا وہ لوگ جو توہین رسالت کے معاملہ میں کسی اقلیت کے حقوق کی قانونی لڑائی لڑتے ہیں ۔یہاں کے عیسائی اور دوسرے اقلیت کے وکلاء کو مسلسل دھمکیاں ملتی رہتی ہیں۔پاکستان میں قانون توہین رسالت کا استعمال مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد برپا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔اور کچھ اسی طرح کی رپورٹ ہے کہ نیپال میں عیسائیوں کو ریاست سے ملنے والے منافع سے محروم کیا جارہا ہے اور انھیں پریشان کیا جارہا ہے خاص طور سے دیہی علاقوں میں یہ پایا جارہا ہے ۔اور جہاں تک ہندوستان کی بات ہے تو یہ مسلمان اقلیتوں کے لئے خطرناک تشدد گاہ بن گیا ہے۔دیسمبر 2019 میں شہریت ایکٹ میں ترمیم کی گئی جس کی وجہ سے غیر قانونی تارکین وطن کے لئے ملک میں آنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے اور مسلمانوں کو خاص طور پر اس اسکیم سے دور رکھا گیا ہے۔اس قانون کو بناتے ہوئے ، حکومت نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ ہندوستانی شہریوں کا ایک قومی رجسٹر (این آر آئی سی) تشکیل دینے جا رہی ہے۔

2.7:   انسانی حقوق کے محافظین پر نشانہ:افغانستان میں سہا کرنے کے سلسلہ میں جو قانون پاس کیا گیا ہے اسکے تحت لوگوں کو جمع ہوکر احتجاج کرنے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے جو کہ ایچ آر ڈی کیلئے بہت ہی تشویش کن امر ہے۔افغانستان میں بھی 2014 کے بعد سے ریاست اور غیر سرکاری لوگوں کی طرف سے انسانی حقوق کے محافظین،سول سوسائٹی کے کارکنان اور صحافیوں پر حملے،اور ان کو ملنے والی دھمکیوں،اور ان کو پریشان کرکے جیل میں بند کر دینے اور ماردئے جانے جیسے حوادث میں کافی اضافہ ہوا ہے۔بنگلا دیش میں سول سوسائٹی کی تنظیموں اور حقوق انسانی کے نگہبانوں کے حالات بدتر ہیں کیونکہ میڈیا رپورٹ کے مطابق 2012 سے 2017 کے بیچ بھتانہ میں سائبر کرائم کے کل 1417 معاملے درج کرائے گئے ہیں، صرف تنہا ڈھاکہ میں ہی 1492 لوگوں کو ان برسوں میں گرفتار کیا گیا اور 490 معاملون پر ابھی بھی جانچ ہورہی ہے۔ان معاملوں کو حقوق انسانی کے محافظین پر ظلم وزیادتی کی شکل میں دیکھا جارہا ہے۔ہندوستان میں بھی انسانی حقوق کے کارکنان کے خلاف سرکارہ ایجنسیاں اور خاص نظریات کے حامل انکے مقربین کی طرف سے دھمکیاں دی جاتی ہیں اور انکے خلاف مہم چلائی جاتی ہے۔جن لوگوں کو دھمکیاں دی جاتی ہیں ان میں شامل وہ لوگ ہیں جو ملک کے سب سے غریب اور حاشیہ نشین دلت اور آدیواسیوں کے لئے کام کرتے ہیں اور جو مسلمانوں کے تئیں بھید بھاؤ کو چیلینج کرتے ہیں۔پاکستان میں جو صحافی، قلم کار اور حقوق انسانی کے کارکنان اپنی آواز اٹھاتے ہیں اور اقلیتوں کے حقوق کے حق میں ہوتے ہیں یا صرف یہ کہتے ہیں کہ اظہار رائے کی آزادی پر پابندی ہے تو انکے خلاف مخالفت تیز تر ہوجاتی ہے، انکو پریشان کیا جاتا ہے،انھیں دھمکیاں دی جاتی ہیں اور انکی سرگرمیوں کو مجرمانہ قرار دے دیا جاتا ہے،فرنٹ لائن ڈی فینسر کے مطابق پاکستان میں حقوق انسانی کا سپورٹ کرنے والے 371 افراد پر خطرہ کا بادل منڈلا رہا ہے۔سری لنکا میں بھی انسانی حقوق کی نگہبانی کرنے والوں کے لئے حالات مناسب نہیں ہیں،اور اسکی انتہا تو یہ ہیکہ سرکار نے 27 فروری 2020 کو یہ اعلان کیا کہ سری لنکا حقوق انسانی کونسل کی تجویز 1/30 اور 1/40 سے خود کو الگ کر رہا ہے۔

2.8:   بین الاقوامی معاہدے : کئی بین الاقوامی اداروں نے جنوبی ایشیاء کے کئی ملکوں میں اقلیتوں کے حالات کا جائزہ لیا ہے اور اپنے تجاویز دئے ہیں مگر افران پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔بنگلہ دیش میں لاء کمیشن کی تجاویز کے تین سال بعد 8 اپریل 2018 کو ، این ایچ آر سی نے امتیازی سلوک کی روک تھام کے قانون (ایلیمینیشن آف ڈسکریمینیشن ایکٹ) کا مسودہ ارسال کیا تھا۔کمیشن نے 2014 میں سرکار سے ایک ایسا قانون بنانے کا مطالبہ کیا تھا جسکی وجہ سے معاشرہ میں محروم لوگوں کے خلاف امتیازی سلوک کو ختم کیا جا سکے،مگر بیتے تین سالوں سے ابھی تک اسکا جائزہ ہی لیا جا رہے اور اس کی وجہ سے فریقین میں مایوسی پیدا ہو گئی ہے ۔اسی طرح اقوام متحدہ کے کئی اداروں نے ہندوستانی افروں کو بہت زیادہ اہم اور ضروری پیغام بھیج کر کہا کہ وہ حقوق پر پابندی،اور انسانی حقوق کے محافظین اور کشمیر میں ان حقوق کی پامالی، شہریت ترمیم بل کے خلاف احتجاج اور دلتوں اور آدیواسیوں کو نشانہ بنانے کے سلسلہ میں موجودہ حقوق کی تحفظ کے لئے کارروائی کریں مگر افران کی جانب سے اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کیا جانا ابھی بھی باقی ہے۔

2.9: کوویڈ19-کی وباء:کوویڈ19- وباء کی وجہ سے شہریوں کی آزادی پر حملے اور بڑھ گئے ہیں اور اسکو بہت ہی سلیقہ سے محدود کر دیا گیا ہے۔کئی ملکوں میں سرکاروں نے این جی او کے کردار کو نظر انداز کیا ہے اور اس کے لئے ان پر غیر ضروری کنٹرول بڑھایا ہے اور وباء سے نمٹنے میں انکے کردار پر سوال اٹھایا ہے۔اس وباء نے سرکاروں کو اپنے سیاسی مخالفین میں چن چن کر خامیاں تلاش کرکے انکے خلاف کارروائی کا موقع دیا ہے۔مزید برآں یہ کہ بیشتر ممالک میں اس وبا نے روز مرہ کے مزدوروں اور کم آمدنی والے لوگوں کی روزگار چھین لیا ہے اور ان میں سے بیشتر اپنے اپنے ممالک میں اقلیت ہیں۔اس وباء سے نمٹنے کے لئے سرکاروں پر عام لوگوں کی تنقید کو کچل دیا گیا ہے۔

2.10: خلاصہ:اس طرح یہ واضح ہوجاتا ہیکہ اقلیتوں اور خصوصا مذہبی اقلیتوں کے لئے شہری دائرہ کار محدود ہوتا جارہا ہے۔مختلف ملکوں کی سرکاروں نے اپنے شہریوں کے اظہارِ رائے کی آزادی،احتجاج کرنے پر پابندی لگانے کے لئے پابندی کے قوانین اور ضوابط کے ساتھ ساتھ کئی اقدامات کئے ہیں۔حقوق انسانی کے محافظین اور مذہبی اقلیتوں کو خاص طور سے نشانہ بنایا جارہا ہے۔کوویڈ19-وباء نے شہری دائرہ کار پہلے سے زیادہ تنگ کردیا ہے کیونکہ سرکار تنظیموں اور لوگوں کو ضرورت سے زیادہ اپنی قدرت میں رکھنا چاہتی ہے۔اس بات کا خوف بڑھ گیا ہے کہ اس وباء کو روکنے کے لئے جو قانون بنائے گئے ہیں وہ وباء ختم ہونے کے بعد بھی کہیں ہمیشہ یہ جاری نہ رہ جائے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو شہری دائرہ اور بھی زیادہ تنگ ہو جائے گا۔

III

اہم ہدایات۔

ملک کے سرکاروں کے لئے ۔

1. ملک نے جن بین الاقوامی معاہدوں پر رضامندی ظاہر کی ہے اسے عمل میں لایا جائے ۔
2. ملک کے مختلف قوانین میں جو قانونی تضاد ہے اسے ختم کیاجائے اور انھیں بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق کیا جائے جس پر ملک نے دستخط کیا ہے۔
3. موجودہ قوانین میں خصوصا ایسے ایکٹ کو ہٹا دیاجائے جسکی وجہ سے سول سوسائٹی کے تنظیموں کوملک میں اندراج کروانے اور اسکی تجدید کروانے میں اور اپنی مرضی سے کام کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔
4. اگر آئین میں پہلے سے ایسی کوئی شق نہیں ہے تو اقلیتوں کو تسلیم کیا جائے اور اقلیتوں کے خلاف ہر طرح کی امتیازی سلوک کو مجرمانہ قرار دینے کے لئے آئینی فراہمی کی یقین دہانی کی جائے ۔
5. صورت حال کو ہموار بنائیں اور انسانی حقوق کے پاسداروں (ایچ آر ڈی) اور شہری دائرہ پر کام کرنے والوں کو مضبوط تحفظ فراہم کریں ،اسکے لئے سی ایس او اور انسانی حقوق تنظیموں کے ساتھ ساتھ تمام فریق سے مشورہ کریں ۔
6. مذہبی اقلیتوں اور اقلیتوں کے شہری دائرہ کار کو دی جانے والی دھمکیوں کے اسباب ووجوہات اور ایک آزاد جمہوری معاشرہ کے بنیادی حقوق کو ختم کرنے کے لئے اٹھنے والی آواز کو روکنے کے لئے بہت ہی مؤثر اور سخت کارروائی کی جائے ۔
7. بڑھتی ہوئی دہشتگردی اور تیزی سے پھیلنے والا تشدد کو روکنے کے لئے فوری کارروائی کی جائے،معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیق کرائی جائے اور ان لوگوں کو سزا دلوائی جائے جو مذہبی اقلیتوں پر حملے کے لئے ذمہ دار ہیں تاکہ ان جرائم سے وابستہ بے خوفی اور نڈرتا کا کلچر ختم کیاجائے ۔
8. اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کے ذریعہ ملک کو HRD کے حالات کے تئیں جو تجاویز ارسال کئے گئے ان کو اور دوسرے رپورٹوں سے متعلق تمام تجاویز کو عمل میں لایا جائے ۔
9. یہ یقین دہانی کریں کہ کوویڈ19- کسی بھی طرح سے طویل مدت کے لئے شہری دائرہ کار پر پابندی کی شکل میں تبدیل نہ ہو۔

بین الاقوامی برادری کے لئے ۔

1. اس بات کی یقین دہانی کی جائے کہ جنوبی ایشیاء میں شہری اور سیاسی حقوق کی خلاف ورزی پر یو این اور دوسرے بین الاقوامی ادارے زیادہ توجہ دینگے۔
2. جنوبی ایشیاء مین علاقائی کوششوں اور سرگرمیوں کو ممکن بنایاجائے تاکہ علاقہ میں شہری دائرہ کار پر طرح طرح کی پابندیوں سے نمٹا جا سکے۔

سول سوسائٹی / اقلیت برادری کے لئے

1. علاقائی سول سوسائٹی کی کوششوں کو یقینی بنایا جانا چاہیئے تاکہ قومی اداروں کی پابندیوں کو پش پشت ڈالا جاسکے۔
2. سرحد کے پار دوسرے ملکوں کے ساتھ اتحاد کو اور زیادہ مضبوط کرنے، مختلف ملکوں میں مظلوم افراد کو سپورٹ کرنے کے لئے اقدام کیا جائے ۔
3. سرحد کے پار ملکوں میں مختلف برادریوں کے ساتھ معلومات کو زیادہ سے زیادہ شائع کریں۔

ہندوستان میں شہری دائرہ کی تنگ دامانی

جمہوریت کی محدودیت کے دوران اقلیتوں پر حملے [1]

سٹیجینس اگینس ہیٹ، ہندوستان

1: سٹیجینس اگینس ہٹ دہلی میں قائم ایک ادارہ ہے جو سیکولزم اور جمہوریت، لوگوں کی رعایت رکھنے والا ہندوستان کی ترقی پر ایمان رکھتا ہے،اور اسکے ممبران میں اسکالر قانون داں
،میڈیا اور سماجی خدمت سے وابستہ لوگ شامل ہیں۔
/http://citizensagainsthate.org

تمہید۔

شہری دائرہ عوام کی جگہ ہے جہاں وہ بلا روک ٹوک جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ خیالات کا اظہار کرتے ہیں ۔ہندوستان میں 30لاکھ سے زیادہ سول سوسائٹی تنظیم (سی ایس او) ہیں اور یہ ملک متعدد تاریخی سماجی تحریکوں کا گواہ رہا ہے جس نے یہاں کے سماجی،اقتصادی اور سیاسی حقوق کی تحفظ کی ہے اور سرکاروں کو ان کی غلطیوں کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔جمہوریت کے استحکام نے اسے مضبوط کیا ہے ۔انھیں باتوں کی وجہ سے ہندوستان کو سب سے بڑی جمہوریت کا خطاب ملا ہے۔

سال 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارتی جنتا پارٹی کے حکومت میں آنے کے وقت سے ملک میں شہری دائرہ کار پر کافی ضرب لگائی گئی ہے اور اسکا دائرہ کافی تنگ کردیا گیا ہے۔سرکار کے خلاف بولنے والے حقوق انسانی کے محافظین،وکلاء،مخالفین،اسکولرس،صحافیوں اعتدال پسند دانشوران اور دیگر لوگوں پر حملے ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہیکہ ہندوستان اس زاویہ سے بین الاقوامی معیار سے کافی پیچھے چلاگیا ہے۔

ٹیبل 1. بڑے عالمی شہری دائرہ کار "انڈیکس ، 2014-2020 میں ہندوستان کی کارکردگی

اشاریہ	عوامل / اصول	عالمی حیثیت (پہلے)	عالمی حیثیت (حالیہ)
سی وی کیو ایس مانیٹر کی قومی شہری دائرہ کار کی درجہ بندی	یکجا ہونا، پرامن اجتماع کرنا، اور اظہار رائے کی آزادی	مداخلت 2014	عالمی حیثیت (حالیہ) جاں کنی کی حالت 2019
دی اکانومسٹ انٹیلیجنس یونٹ کا جمہوری انڈیکس	انتخابی عمل اور اکثریت وادی، حکومت کا کام؛سیاسی حصہ داری سیاسی ثقافت؛ شہری آزادی	27/167 (2014)	51/167 (2020)
فریڈم ہاؤس کا رپورٹ بعنوان "دنیا میں آزادی۔	سیاسی حقوق؛ انتخابی عمل؛ سیاسی اکثریت وادی اور حصہ داری ؛ حکومت کا کام؛ شہری آزادیاں: اظہار رائے اور اعتقاد کی آزادی، تنظیم سے وابستہ اور تنظیمی حقوق؛ قانون کی بالادستی؛ شخصی آزادی اور ذاتی حقوق	ہندوستان کامقام 77/100 - مفت (2017) ہندوستانی کشمیر کا مقام: 50/100 - جزوی طور پر آزاد (2017)	ہندوستان کا مقام: 71/100 - آزاد (2020)، ہند کشمیر کا مقام: 28/100 - آزاد نہیں (2020)
ورلڈ جسٹس پروجیکٹ کے قانون کی بالادستی کا انڈیکس	سرکاری اختیارات پر پابندیاں۔ بدعنوانی کا خاتمہ ۔ کھلی حکومت؛ بنیادی حقوق؛ نظام اور حفاظت؛ ریگولیٹری نفاذ؛ شہری انصاف؛ مجرمانہ انصاف	59 (2015)	69 (2020)
رپورٹرس وداؤٹ باڑرز کا عالمی صحافت کی آزادی کا انڈیکس	اجتماعت؛ میڈیا کی آزادی؛ ماحولیات اور خود پر پابندی؛ قانون سازی کا فریم ورک؛ شفافیت؛ بنیادی سہولیات؛ غلط استعمال	140/180 (2015)	142/180 (2020)

2019 میں دوبارہ بی جے پی حکومت بننے کے بعد سے حالات اور بھی بد سے بدتر ہوگئے ہیں ۔انصاف سے وابستہ ادارے ایگزیکٹو کی خلاف ورزی روکنے کے بجائے ایگزیکٹو کی مدد کر رہے ہیں۔حال ہی میں ، سپریم کورٹ کے ایک سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے چیف جسٹس آف انڈیا کے خلاف ٹویٹ کیا تھا تو ان کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج کر دیا گیا۔

شہری دائرہ کار، اہداف اور تحقیقات ۔

شہری دائرہ کار اور اس کا معنی۔

آئین کا آرٹیکل 19 (1) (a) ملک کے تمام شہریوں کو بولنے اور اظہار رائے کی آزادی دیتا ہے۔اسکے تحت تمام شہریوں کو پر امن طریقہ سے بغیر اسلحہ کے جمع ہو کر احتجاج کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔آرٹیکل 19 (1) (c) میں کہا گیا ہے کہ تمام شہریوں کو تنظیم تشکیل دینے کا حق ہے۔شہری دائرہ کار کے حقوق کی گارنٹی انٹرنیشنل کونسنٹ آن سول اینڈ پولیٹیکل رائٹس (آئی سی سی پی آر) 1976 کی آرٹیکل 19.21 اور 22 کے تحت بھی دی گئی ہے اور بھارت نے اس پر دستخط بھی کیا ہے۔لیکن شہریوں کے ان حقوق پر حملہ کرکے ، ہندوستان ان معاہدوں کو توڑ رہا ہے اور جمہوریت کے وعدے سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان کو 'دنیا کی سب سے زیادہ عدم رواداری پر مبنی جمہوریت' کہا جاتا ہے۔

اہداف و مقاصد۔

- اسکے مقاصد میں یہ ہیکہ ہندوستان میں شہری دائرہ کار کو تنگ کرنے کے عمل کی تصویر کشی کی جائے اور اسکے اسباب تلاش کئے جائیں ،اور جمہوریت کے وعدے سے تیزی سے انحراف کرنے کا اسباب بیان کیا جائے،اور یہ بھی اجاگر کرنا کہ تنوعات کو دبانے کے لئے کیا کارروائی کی جارہی ہے،اور اس کا مقصد یہ بھی ہیکہ اس بات کو اجاگر کیا جائے کہ جمہوری ڈھانچے میں رکھے گئے آئینی اور قانونی حفاظتی اقدامات کو کس طرح توڑا گیا ہے ، جس کی وجہ سے جمہوریت پیچھے جا رہی ہے۔
- اور اس کا مقصد یہ بھی ہیکہ اس بات کو بتایا جائے کہ شہری دائرہ کار کو بند کرنے کی قیمت ملک کو اور خصوصاً اقلیتوں کو کیا دینی پڑے گی۔

عمل اور تحقیق ۔

اسکے تحت تنظیم سازی،پرامن سجا کرنے اور آزادی اظہار رائے کی تیزگامی اور آمرانہ رجحان کے بڑھتے ہوئے اثرات کے سلسلہ میں تحقیق کی گئی ہے کیونکہ اقلیتوں کا براہ راست اس سے تعلق ہے۔خصوصا مسلمانوں کے لئے شہری دائرہ کار کو تنگ کرنے کی تحقیق اسی ضمن میں کی گئی ہے۔اس رپورٹ کا اختتام مسلم اکثریت والا علاقہ کشمیر میں شہری دائرہ کار کو تنگ کرنے کی تحقیق پر کیا گیا ہے۔

این جی او پر قانونی شکنجہ کسنے کے لئے سرکار نے جو قدم اٹھایا ہے اس رپورٹ میں اس کی بھی تحقیق کی گئی ہے۔صحافت پر لگی پابندیوں اور صحافیوں کو ڈرانے دھمکانے سے لیکر خبر رسائی کے حق اور شفافیت پر لگائی گئی پابندیوں کی بھی جانچ کی گئی ہے۔اس رپورٹ میں اس بات کی بھی تحقیق کی گئی ہے کہ مسند نشین لوگوں نے جمہوری تنوع اور اقلیتوں کو نشانہ بنانے کے لئے ریاست اور معاشرہ کو کس طرح استعمال کیا ہے۔اور اگست 2020 میں ، صحافیوں ، ماہرین تعلیم ، محققین ، ریٹائرڈ بیوروکریٹس ، حقوق کے لئے لڑنے والے وکلاء ، مہم چلانے والوں اور سیاسی مبصرین کے مابین ایک سروے کیا گیا تاکہ مذکورہ تینوں قوانین کے بارے میں ہندوستان میں کس طرح کا تاثر ہے اس سلسلہ میں ان سے رائے لی گئی۔
اس رپورٹ میں اس موضوع کے ماہرین ، این جی اوز ، سول سوسائٹی کے افراد اور نچلی سطح کی اینچ آر ڈی سے بات چیت کی گئی ہے۔اقلیتوں اور اور انکے محافظین پر اثرات کا اندازہ اس سے متعلق رپورٹوں اور دستاویزات کے مطالعہ سے کیا گیا ہے۔
اس رپورٹ میں شہریت ترمیم بل کے خلاف مظاہروں اور احتجاجات پر بھی بحث کیا گیا ہے جسکی قیادت کرنے والے خصوصا مسلمان تھے،اور یہ حکومت وقت کے سامنے نڈر ہوکر کھڑے ہونے کے تئیں انکی خود اعتمادی اور نئی طاقت و قوت سے مالا مال ہونے کا غماز تھا، اس رپورٹ میں مسلم اکثریتی ریاست کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی اور شہری حقوق کو تنگ کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں شہری دائرہ کار کا بڑھتا ہوا تناسب۔

2014میں بی جے پی حکومت بننے کے ساتھ ہی ہندوستان میں شہری دائرہ کار پر حملہ شروع ہوگیا۔یہ پاڑٹی ہندو اکثریت واد کو اپنے وجود میں آنے کے وقت سے ہی ہمت دے رہی ہے اور یہ ملک کی آئین اور سیکولر سیاست اور جامع کردار پر حملہ کر رہی ہے۔وہ نئ سیکولر پولیسی پر عمل کررہی ہے اور ایسی معاشی پالیسیوں کو آگے بڑھاتی ہے جس سے تاجروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔2014 کے بعد 2019 میں دوبارا منتخب ہونے والے نریندر مودی کا 2002میں گجرات کے فادات میں اور ملمانوں کے قتل عام میں بہت اہم کردار رہاہے،اور وہ سماج میں پھوٹ ڈالنے والے شخص رہے ہیں۔

مودی کی پہچان جمہوری تنظیموں کو کمزور کرنے کے کی حیثیت سے رہی ہے۔گجرات میں وزیر اعلی رہنے کے وقت سے لیکر مرکز میں وزیر اعظم کی شکل میں بھی انھوں نے آمرانہ نظام کو تقویت دی اور جمہوری نظام کے نگہبانوں کی کمر توڑ دی ہے۔سوکیس کی 2017 کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جمہوری اختلافات نے شہریوں کے حق کو بری طرح متاثر کیا ہے اور اس سے جمہوریت کے معیار میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔سرکار کی مخالفت کرنے والے سی ایس او کو اندراج کی اجازت نہیں دی جاتی ہے اور انھیں طرح طرح سے پریشان کیا جاتا ہے۔سرکار کی پالیسیوں کی تنقید کرنے والے این جی او کو غیر ملکی چندہ حاصل کرنے سے روکا جارہا ہے اور انکے کھاتوں کو بند کر دیا جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے کھاتوں سے پیسے بھی نہیں نکال سکتے ۔سرکار کی غلط پالیسیوں پر سوال کرنے والوں پر نظر رکھی جارہی ہے،انھیں جسمانی اذیت پہنچانے کی دھمکیاں دی جارہی ہے۔سرکار کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے میڈیا کے ایک ایسے حصہ کو استعمال کیا جاتا ہے جو سرکار کا ساتھ دیتا ہے۔سرکار کی غلط پالیسیوں کے خلاف لکھنے والے صحافیوں کو بھی نہیں بخشا جارہا ہے اور اظہارِ رائے کی آزادی کا گلہ گھونٹنے کے لئے سرکار ہر طرح کے ہتھکنڈوں کا استعمال کرتی ہے۔این جی او پر یہ حملہ 2014میں مرکز میں سرکار بنانے کے بعد سے ہی بی جے پی نے شروع کردیا تھا۔آئی بی کو اس سلسلہ میں رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اسی کو بنیاد بنا کر اسکے خلاف کاروائی کی گئی۔پی ایم او کے ذمہ دیا گیا رپورٹ ۔بعنوان -ترقی پر این جی او کا اثر-میں کہا گیا کہ غیر ملکی چندہ لینے والے این جی او کی وجہ سے جی ڈی پی کی ترقی پر 3-2 فیصد تک کا اثر پڑا ہے۔اس رپورٹ میں خاص طور سے گرین پیس کا ذکر کیا گیا ہے اور اسکی سرگرمی کو ملک کی معاشی تحفظ کے لئے خطرناک بتایا گیا۔2016 میں مودی نے دعوی کیا کہ این جی او انکے خلاف سازش کررہی ہیں۔

موجودہ حکومت کی طرف سے این جی او کو بڑے پیمانے پر نشانہ بنایا گیا ہے اور اس رپورٹ کے مطابق اس نے مشتبہ غیر ملکی سرمایہ کاری سے نمٹنے کے لئے 'متاثر کن' این جی او کے خلاف مہم شروع کی ہے۔این جی او کی طرف سے اٹھائے جانے والے سوالات کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اوراسے وہ "چوتھی پیڑھی کی لڑائی "بتاتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں ہندوستان میں سول سوسائیٹی کو نشانہ بنا رہی ہیں۔حکومت نے غیر ملکی چندہ لینے کے بارے میں قانون میں تبدیلی کی ہے اور ہندوستان کی غیر سرکاری تنظیم کے شعبوں کے لئے ایک بحران کی کیفیت پیدا کردی ہے۔

تنظیم سازی کا حق اور اسکا محدود ہوتا دائرہ۔

این جی او کا اندراج۔

یہ دیکھا گیا ہیکہ سی ایس او کو نشانہ بنانے کے لئے سرکار نے کئی طرح کے ہتھکنڈے اپنائے ہیں،کسی بھی تجارتی اسٹیبلشمنٹ کی رجسٹریشن سے زیادہ ان کی رجسٹریشن مشکل کردی گئی ہے۔ایسے کئی معاملے ہیں جب سی ایس او کے لائسنس کو رد کردیا گیا یا بند کردیا گیا اور اسکے تجدید کی اجازت نہیں دی گئی ۔
سی ایس اوز اقلیتوں ، دلتوں ، آدیواسیوں ، خواتین،حاشیہ پر بیٹھے لوگوں اور انسانی حقوق کی پامالی کے شکار افراد کو قانونی مدد فراہم کرتے ہیں۔اُنھیں بین الاقوامی سطح پر تسلیم کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کے باوجود بی جے پی حکومت کو ان سماجی ، سیاسی اور انسانی اقدار کا کوئی احترام نہیں ہے اور اس میدان میں کام کرنے والے لوگ ہمیشہ بی جے پی کے نشانہ پر ہوتے ہیں۔

این جی اوز کے کام کاج کو متاثر کرنے والی حکومت نے جو اہم تبدیلیاں کی ہیں ان کے مطابق اب انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت این جی اوز کی رجسٹریشن صرف پانچ سال کے لئے موزوں ہوگی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر این جی او کو پانچ سالوں کے بعد ٹیکس چھوٹ کے لئے ضروری چیریٹی حیثیت کے لئے درخواست دینا ہوگی۔

غیر ملکی چندہ کی رجسٹریشن ایکٹ (ایف سی آر اے)۔

ایس سی آر اے کے قوانین سی ایس او کے کام میں دخل اندازی کرتے رہے ہیں۔یہ قانون اصل میں 1976 میں ملکی سیاست میں غیر ملکی رقم کے اثر کو کم کرنے کے لئے منظور کیا گیا تھا ، لیکن اسے 2010 میں مزید سخت بنادیا گیا.اس ترمیم سے غیر ملکی چندہ کو قبول کرنے کے خواہشمند تمام این جی اوز کے لئے ایف سی آر اے رجسٹریشن ضروری کر دیا گیا۔اور اب ایف سی آر اے کے لئے یہ ضروری کر دیا گیا کہ این جی اوز ہر پانچ سال بعد اپنے اندراج کی تجدید کرائیں۔نئی ترمیم میں سرکار اس بات پر بھی نگاہ رکھے گی کہ ادارے کس طرح اپنے پیسے خرچ کرسکتے ہیں۔ایف سی آر اے لائسنس کی تجدید نے سی ایس او کو کافی مشکل حالت میں ڈال دیا ہے کیونکہ تجدید مکمل طور پر حکومت کی مرضی پر موقوف ہے۔
2014 میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اداروں کو منتخب بنیادوں پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔بہت سے این جی او کے لائسنس منسوخ کردیئے گئے ہیں۔سی آئی وی آئی سی یو ایم کے مطابق ، 5 مئی سے 9 جون ، 2015 کے درمیان ایف سی آر اے کی خلاف ورزی کرنے اور ٹیکس ریٹرن نہیں ادا کرنے کے الزام میں 4470 سی ایس اوز کی اور اپریل 2016 میں 9000 سی ایس اوز کی رجسٹریشن منسوخ کردی گئی تھی۔
حکومت نے 2019 میں لوک سبھا میں بتایا کہ 2014 سے لے کر اب تک 14،500 این جی اوز کو غیر ملکی چندہ حاصل کرنے سے روک دیا گیا اور اس طرح موصول ہونے والا غیر ملکی چندہ ، جو 2018 میں 2.2 بلین ڈالر تھا ، 2019 میں کم ہو کر 295 ملین ڈالر رہ گیا ہے۔اب ہر پانچ سال پر،این جی او کو یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ انہیں مذہب تبدیل کرانے میں ملوث ہونے کی سزا نہیں دی گئی ہے اور یہ یقین دہانی کرنی ہوگی کہ وہ ملک سے غداری کو فروغ دینے والی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوں گے۔

ایسے این جی اوز کو خاص طور سے نشانہ بنایا گیا ہے جو حقوق انسانی کے تحفظ کی بنیاد پر کمزور اور اقلیت طبقات کی آزادی کی تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں۔اس طرح کی سی ایس او کو پریشان کرنے کے لئے سرکار نے ایف سی آر اے کو اسلحہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔جن اہم اداروں کو نشانہ بنایا گیا ہے ان میں نوسرجن ٹرسٹ،ان ہد، گرین پیس انڈیا، لایرس کلیکٹو ،سینٹر فار پروموشن آف سوشل کنسرن (سی پی ایس سی)،انڈین سوشل ایکشن فورم (انصاف)، امنیسٹی انٹرنیشنل شامل ہیں۔

ڈرانے دھمکانے کے لئے نافذ کرنے والی ایجنسیوں کا استعمال۔

این جی اوز کو ڈرانے اور دھمکانے کے لئے سرکار ای ڈی، سی بی آئی جیسی ایجنسیوں کا بے جا استعمال کرتی ہے۔کئی مشہور اداروں کو ان ایجنسیوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا اور انکے خلاف فرضی مجرمانہ معاملہ کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔

حقوق انسانی کے کارکنان پر خطرات کا منڈلاتا بادل۔

تنظیموں کو اہم امور پر کام کرنے سے روکنے کے علاوہ ، انسانی حقوق کے کارکنوں نے بتایا کہ سرکاری ایجنسیاں انہیں ڈراتی اور دھمکاتی بھی ہیں۔مثال کے طور پر چھتیس گڑھ میں آدیواسی کے حقوق کے لئے کام کرنے والی سونی سوری،بیلا بھاٹیا اور گجرات فسادات میں زندہ بچے لوگوں کی مدد کرنے والی تیستا سیتل واڑ۔ان کارکنان پر سرکاری ایجنسیاں خفیہ طور پر نظر رکھتی ہیں،اور اسی طرح ، سرکاری ایجنسیاں سماجی و سیاسی خدشات رکھنے والے صحافیوں ، وکلاء ، ماہرین تعلیم اور مہم چلانے والوں کے خلاف سرگرم عمل رہتی ہیں اور وہ آئی ٹی ایکٹ اور ٹیلی گراف ایکٹ کے تحت ان کے خلاف جاسوسی کرتی ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق ہر سال ایک لاکھ لوگوں کے فون پر نظر رکھنے کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔

اظہارِ رائے اور اظہار خیال کی آزادی پر پابندیاں ۔

صحافیوں اور مہم چلانے والوں پر حملے۔

صحافت کی آزادی کے سلسلہ میں ہندوستان جمہوری ممالک میں بہت نیچے ہے۔مودی نے ہندوستانی میڈیا پر اپنا اثر ورسوخ بڑھا دیا ہے اور انھیں اپنی سرکار کی ہندووادی پالیسیوں پر چلنے کے لئے پابند کر دیا ہے۔ان صحافیوں پر حملے ہو رہے ہیں جنھوں نے اس سرکار کے خلاف کچھ لکھا ہے اور 2014سے گوری لنکیش کے ساتھ ساتھ کم سے کم 18صحافیوں کا قتل ہوچکا ہے۔
تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ گوری لنکیش کے قتل کی تاریں ہندو انتہا پسندوں سے مل رہی ہیں۔25 مارچ اور 31 مئی 2020 کے درمیان کم از کم 55 صحافیوں پر گرفتاری کا خطرہ منڈلا رہا تھا ، جسمانی طور پر یا ان کی املاک کو نقصان پہونچایا گیا یا ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئیں۔حکومت کے غم و غصے کا نشانہ بننے والے صحافیوں میں دی وائر کے ایڈیٹر سدھارتھ وردارجان اور پرشانت کنوجیا شامل ہیں۔رانا ایوب کو گجرات فسادات میں امت شاہ کے کردار کے بارے میں لکھنے پر ہراساں کیا گیا ہے اور یہ آج بھی جاری ہے۔

اطلاعات تک رسائی کو محدود کرنا۔

ہندوستان میں انٹرنیٹ کے بند ہونے کے واقعات بہت زیادہ پیش آرہے ہیں اور اس میں ڈرامائی اضافہ ہوا ہے۔
ہندوستانی حکومت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم سے مواد ہٹانے کی سب سے زیادہ درخواست کر چکی ہے ، اور سوشل میڈیا پوسٹوں کی وجہ سے 2017 اور 2018 میں کم از کم 50 افراد کو گرفتار کیا ہے ، جن میں زیادہ تر مسلمان شامل ہیں۔بی جے پی حکومت نے ملک کے انفارمیشن بل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے اور وہ قانون جو کبھی بہت زیادہ طاقتور مانا جاتا تھا اس میں ترمیم کر کے اسے کمزور کردیا گیا ہے۔چیف انفارمیشن کمشنر اور اسٹیٹ انفارمیشن کمشنرز کی تنخواہ اور تقرری کی مدت کو مرکزی حکومت کے ماتحت کردیا گیا ہے اور اس طرح اب ان پر آسانی سے سیاسی دباؤ ڈالا جاسکتا ہے۔ملک کے انفارمیشن رائٹس کے کارکنان پر حملے جاری ہیں اور کامن ویلتھ ہیومن رائٹس انسٹیٹیوٹ (سی ایچ آر آئی) ٹریکر کو اگر سچ مانا جائے تو 2005 میں اس قانون کے بننے کے بعد ابھی تک 86 افراد کا قتل ہو چکا ہے جبکہ ان میں سے 44 افراد کا قتل 2014میں بی جے پی حکومت بننے کے بعد ہوا ہے۔

نفرت پھیلانے والوں کو کھلی چھوٹ ۔

ٹی وی چینلوں پر پابندی عائد کرنے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔کیرل کے ایک چینل پر دلی فسادات میں دلی پولیس اور آرایس ایس کے بارے میں مخالف رائے رکھنے کی وجہ سے فروری 2020 میں وقتی طور پر پابندی لگا دی گئی۔اس سے قبل 2016 میں این ڈی ٹی وی پر ایک دن کے لئے سرکار نے پابندی لگائی تھی۔ظاہر ہے کہ سرکار ان چینلوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی ہے جو برسرعام نفرت پھیلاتے ہیں اور ملک میں لوگوں کے بیچ دشمنی کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔سرکار کے معاون میڈیا گروپوں کو سرکاری اشتہارات کے ذریعہ انعام سے نوازا جاتا ہے جبکہ سرکار مخالف خبر چلانے والے چینلوں ،اخباروں اور دوسرے وسائل کو سرکاری اشتہارات سے محروم کردیا جاتا ہے۔

علمی آزادی پر حملہ۔

ایسی یونیورسٹیوں پر حملے بڑھ رہے ہیں جو سوال اٹھاتے ہیں اور آزادی کا علم بلند کرتے ہیں۔حکومت نے اعلی تعلیم کے لئے اپنی بجٹ ، جو 14-2013 میں جی ڈی پی کا 0.6 فیصد تھا ، 19-2018 میں اسے 0.2 فیصد کردیا گیا۔پھر آر ایس ایس سے وابستہ اسٹوڈنٹ یونین اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کی طرف سے یونیورسٹیوں میں غنڈہ گردی بڑھ گئی ہے اور یہ لوگ ایسے طلباء اور اساتذہ پر حملہ کرتے ہیں جن کے خیالات ان سے مختلف ہوتے ہیں۔

اجتماع کرنے اور احتجاج کرنے کی آزادی پر پابندی ۔

مرکز میں 2014 میں بی جے پی حکومت بننے کے بعد سے بولنے، اجتماع کرنے اور اظہار رائے کی آئینی آزادی پر حملوں میں اضافہ ہو رہاہے۔آئین کے آرٹیکل 19 (1)(B) کے تحت عوام کو یہ آزادی دی گئی ہے۔مرکزی حکومت نے مسند نشین ہونے کے بعد سے آدیواسیوں ، دلتوں اور اقلیتوں کے احتجاج کو کچل کر رکھ دیا ہے۔جبر پر مبنی قانون کے خلاف احتجاج، گجرات کے اونا میں دلتوں کے قتل کے خلاف ہوئے احتجاج،شیڈول ذات اور طبقات کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف احتجاج،اور بھیما کورے گاؤں میں دلتوں کے اجتماع پر بی جے پی سے وابستہ تنظیموں کے کارکنان نے حملہ کیا۔ان امور کا علم رکھنے والوں کا کہنا ہیکہ اس سلسلہ میں موجودہ قانون کی بڑے پیمانہ پر خلاف ورزی ہورہی ہے اور سرکار اتفاق نہ رکھنے والوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔2019 میں دوسری بار اقتدار میں واپس آنے کے بعد سے ، بی جے پی پہلے سے کہیں زیادہ اپنے مخالفین کے خلاف جابرانہ رویہ اپنا رہی ہے۔سی اے اے کے خلاف احتجاج کے دوران دھارا 144 کا وسیع پیمانہ پر غلط استعمال ہوا تاکہ لوگو کو اجتماع کرنے اور احتجاج کرنے سے روکا جا سکے۔کشمیر میں بھی سرکار اس دھارا کا غلط استعمال کر رہی ہے۔دھارا 144 کا من مانی طریقہ سے استعمال کرنا اور انٹرنیٹ بند کرنا ایک عام سی بات ہوگئی ہے اور اب اسے روز مرہ کا ایک حصہ بنا دیا گیا ہے۔ہندوستان میں دوسرے جمہوری ممالک کے مقابلہ میں انٹرنیٹ کہیں زیادہ بند کیا جاتا ہے۔

برطانوی حکومت میں بنایا گیا ملک غداری کا قانون (آئی پی سی کی دھارا 124A) کا یہ سرکار بہت زیادہ غلط استعمال کر رہی ہے۔یہ وہی قانون ہے جس کے بارے میں گاندھی جی نے کہا تھا کہ اسکا مقصد شہریوں کی آزادی کو کچلنا ہے۔2014 کے بعد سے ملک غداری کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے2014- میں 58 ،2015 میں 73 اور 2016 میں 48 لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔حال میں شرجیل امام، امولیہ لی اونی کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا اور یہ دونوں ہی طلبہ ہیں اور انھوں نے سی اے اے کے خلاف احتجاج میں بیان کیا تھا۔اور اس کے علاوہ غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) ، قومی سلامتی ایکٹ (این ایس اے) اور آئی پی سی کے تحت بھی سخت دفعات لگائے گئے ہیں۔ان سب میں یواے پی اے سب سے زیادہ ظالمانہ قانون ہے۔ویسے تو یہ قانون دہشت گردی کو روکنے کے لئے ہے مگر اس کا زیادہ استعمال سرکار سے اتفاق نہ رکھنے والوں کے خلاف ہوتا ہے۔اس میں ترمیم کرکے سرکار کو کسی بھی فرد کو دہشت گرد قرار دینے اور اسکی جائیداد ضبط کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔سی اے اے اور سرکار کے مخالفین جیسے دلت اور آدیواسیوں کے خلاف یواے پی اے کا وسیع پیمانہ پر استعمال ہو رہا ہے جبکہ انکا جرم صرف یہ ہوتا ہیکہ وہ پرامن طریقہ سے تقریر کرتے ہیں۔مزید برآں سرکار کی پالیسیوں سے اتفاق نہ رکھنے والوں پر این ایس اے لگا دیا جاتا ہے جسکے تحت سرکار کسی بھی فرد کو بغیر کسی الزام کے گرفتار کر سکتی ہے ۔ڈاکٹر کفیل خان، دلت نیتا چندر شیکھر آزاد دونوں کو این ایس اے کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔

اقلیتوں کے لئے تنگ ہوتے ہوئے دائرے۔

حال میں جو کچھ بھی ہوا اسے دیکھ کر لگتا ہیکہ مذہبی اقلیتوں خاص طور سے مسلمانوں کے لئے شہری دائرہ کار کو بہت ہی مؤثر طریقہ سے بند کرنے کی کوشش ہورہی ہے۔
سیاسی اور اقتصادی میدان میں مسلمانوں کا حصہ کئی اسباب کی بنیاد پر محدود ہورہا ہے جس میں ایک وجہ یہ ہیکہ مسلمانوں اور انکے لئے کام کرنے والے سی ایس او کا بغیر کسی رکاوٹ کے مؤثر طریقہ سے حصہ داری اور گفتگو نہیں کر پانا ہے۔اس کی وجہ سے برابری کی بنیاد پر اپنے حقوق کا دعوی کرنے کی طاقت کم ہوگئی ہے اور اس نے ان کے ارد گرد کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔وسائل تک مسلمانوں کی ناکافی رسائی ان کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے اوراس سلسلہ میں حکومت کی تنگ پالیسی نے باقی کسر بھی پوری کردی ہے۔اور بہت سے مواقع پر ایسا ہوا کہ پالیسی سازی بھی مسلمانوں کے خلاف ہوتی ہے اور ان سب باتوں کا اثر یہ ہوتا ہیکہ حاشیہ پر پہونچا دئے گئے مسلمانوں کی حالت میں اصلاح نہیں ہوتی ہے۔
مختلف میدانوں میں فیصلہ لینے کے عمل میں مسلمانوں کا حصہ ہمیشہ کم رہا ہے۔قومی آبادی کا 14 فیصدی حصہ داری والی والی کمیونٹی کی نمائندگی اس وقت لوک سبھا میں 4.9فیصد ہے۔بیوروکریسی میں بھی یہی حال ہے ، صرف 3.7 فیصد مسلمان سول سروسز میں ہیں۔28 ریاستوں میں سے کسی کا بھی چیف آف پولیس یاریاستی سطح کا سینئر ترین افسر اس وقت مسلمان نہیں ہے ، اور نہ ہی ملک کی کسی اعلی پیشہ ور تنظیموں جیسے آئی آئی ٹی ،آئی آئی ایم، اے آئی آئی ایم ایس کے گورننگ بورڈ میں کوئی مسلمان ممبر ہے۔اسی طرح ، ملک کے اعلی کارپوریشنوں ، بینکوں ، پبلک سیکٹر کمپنیوں یا پرنٹ یا ٹی وی میڈیا ہاؤسز کے اعلی بورڈ میں مسلمانوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔اور ایسا ہونا کوئی نادر بات نہیں بلکہ تاریخی طور سے یہ عام سی بات ہو گئی ہے۔

ان اہم میدانوں میں مسلمانوں کی نمائندگی نہ ہونے کی وجہ سے انکے جمہوری حقوق پر اثر پڑا ہے۔شہریوں کی سرگرمی ، عوامی نگرانی ، معلوماتی رائے اور سماجی تنظیمیں جو کہ ایک متحرک اور مضبوط شہری دائرہ کے وجود کا ثبوت ہیں مسلمانوں کا اس میں وجود تاریخی طور پر کمزور رہا ہے، جبکہ ان کے خلاف امتیازی سلوک ہوتا رہا ہے اور انکے خلاف تشدد کی تاریخ رہی ہے.

2014میں بی بے پی کا اقتدار میں آنے کے بعد سے مسلمانوں پر نفرت پر مبنی تشدد مین اضافہ ہوا ہے۔مسلمانوں،دلتوں،اور عیسائیوں کے خلاف بھیڑ جمع کرکے تشدد کرنے میں اضافہ ہوا ہے اور ان مذہبی اقلیتوں کے خلاف قانون بھی سخت ہوئے ہیں،مثال کے طور پر تبدیلی مذہب کے خلاف قانون جسکے بارے میں انسان حقوق کے گروہوں کا یہ کہنا ہیکہ یہ اقلیتوں کو پریشان کرنے کے لئے ہندو گروہ کو لائسنس دینے کی مانند ہے۔آسام میں شہریوں کا ایک قومی رجسٹر تیار کیا گیا تاکہ ریاست میں غیر ملکی لوگوں کی پہچان کی جا سکے۔اس رجسٹر نے بالآخر ان 19 لاکھ افراد کو غیر ملکی قرار دیا جو اس فہرست میں شامل نہیں ہیں اور اب ان کے سر پر ملک بدر کر دینے کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ اور اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ اس میں متاثر ہونے والے زیادہ تر مسلمان ہیں۔

2019میں دوبارا اقتدار میں آنے کے بعد سے بی جے پی نے ایسے کئی قدم اٹھائے ہیں جن کی وجہ سے مسلمان بلاواسطہ متاثر ہوئے ہیں ۔مثال کے طور پر تین طلاق کو مجرمانہ قرار دینا،جموں کشمیر میں دھارا 370 کو ختم کرنا اور بابری مسجد کے معاملہ میں ہندو فریق کے حق میں سپریم کورٹ کا فیصلہ۔دیسمبر 2019میں شہریت کے قانون میں ترمیم کرکے ملک میں مسلمانوں کو چھوڑ کو پروسی ممالک سے دوسرے مذاہب کے شہریوں کو غیر قانونی طور پر داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی ۔سرکار نے دیش بھر میں ہندوستانی شہریوں کے لئے رجسٹر بنانے کا بھی اعلان کیا۔پورا منصوبہ یہ ہے کہ مسلمان کمیونٹیوں کی شناخت کرکے انہیں سی اے اے کے تحت باہر نکالا جائے۔ سی اے اے کو بنیادی طور پر امتیازی سلوک سمجھا گیا ہے اور یہ بھی سمجھا گیا ہیکہ یہ ایکٹ مسلمانوں کو ایک بڑی تعداد میں بے وطن کر دے گا۔

اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے سی اے اے -این آر آئی سی کے ملے جلے خطرہ کے خلاف مسلمان کھڑے ہوئے اور ملک بھر میں احتجاج شروع کر گیا،دلی میں طلبہ نے اس قانون کے خلاف احتجاج شروع کیا جسکو سرکار نے طاقت استعمال کر کے کچلنا چاہا مگر یہ ملک بھر میں پھیل گیا، پایہ تخت دہلی کی شاہین باغ میں خواتین نے ناقابل فراموش تحریک چلائی اور اس مقام پر ان کا احتجاج شہری تحریکوں کی تاریخ میں سنہرے حروف میں میں لکھا گیا۔ایک ہاتھ میں آئین اور دوسرے ہاتھ میں ترنگا لئے شاہین باغ کی خواتین کے اس احتجاج کو 'جمہوریت کے دل کی دھڑکن 'کہا گیا اور اسے ایک نئی بیداری کا نام دیا گیا۔ان کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ سی اے اے کو واپس لیا جائے اور سیاست میں انھیں براری کا حصہ دیا جائے۔شاہین باغ نے مسلمانوں کو بولنے کا حوصلہ دیا اور ظلم اور پسماندگی کے خلاف پرچم بلند کرنے کی طاقت دی۔ اسے ہندوستان کی سول سوسائٹی کے لئے ناز کے قابل بتایا گیا۔

عدم اتفاق کو دبانے کے لئے طاقت کا زیادہ سے زیادہ استعمال۔

ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے خلاف حکومت کی طرف سے سے ہونے والے غیر برابری سلوک کے خلاف مسلمانوں کے کھڑے ہونے اور انکو حاصل ہونے والی مدد سے پریشان حکومت تشدد پر اتر آئی اور احتجاج کرنے والوں پر طاقت کا استعمال کیا۔آسام جہاں سی اے اے کے خلاف سب سے پہلے احتجاج شروع ہوا پولیس فائرنگ میں کم سے کم پانچ افراد کی جان گئی۔ملک کے کئی حصوں جیسے کرناٹک، آسام، اترپردیش، دہلی اور دوسری جگہوں میں احتجاج کرنے والوں پر پولیس کا ظلم وستم ہوا اور لوگوں کی موت ہوئی ۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ میں طلبہ اور احتجاج کرنے والوں کو لاٹھی ڈنڈوں سے پیٹا گیا اور ان پر آنسو گیس کے گولے چھوڑے گئے۔لکھنؤ میں لوگوں پر پولیس نے ڈنڈے برسائے ۔

اطلاعات،اظہار رائے اور اجتماع پر پابندی۔

دیسمبر 2109میں سی اےاے قانون منظور ہونے کے بعد اترپردیش کے مسلم اکثریتی علاقوں جیسے بجنور،فیروزآباد،کانپور،میرٹھ، مظفرنگر، رامپور، سنبھل اور پایہ تخت لکھنؤ میں لوگوں کا احتجاج شروع ہوگیا تھا اور انتظامیہ نے ان علاقوں میں انٹرنیٹ خدمات بند کردی۔لوگوں کے جمع ہونے اور سبھا کرنے پر پابندی لگا دی گئی اور دھارا 144لگا دیا گیا۔سرکار نے بہت ہی ظلم و بربریت سے احتجاج کو کچلا ۔کئی جگہوں پر پولیس نے سیدھے بھیڑ پر گولیاں چلائی اور کم سے کم 22لوگوں کی اس میں جان چلی گئی۔

انتقام کی کارروائی اور انصاف کا خون۔

یوپی کے کئی شہروں میں جب احتجاج ہورہے تھے تو آرایس ایس اور اس سے وابستہ تنظیموں کے افراد پولیس کے ساتھ ملکر مسلمان احتجاج کرنے والوں کو مارپیٹ رہے تھے اور الٹے احتجاج کرنے والوں پر تشدد پر اتر آنے کا الزام لگا رہے تھے۔یوپی کے مظفرنگر میں ان لوگوں نے ایک اسلامی کالج پر حملہ کیا، وہاں لوگوں کو مارا پیٹا، توڑ پھوڑ کی، املاک کو نقصان پہونچایا اور الٹے 155احتجاج کرنے والوں کو گرفتار کر لیا۔ یہ بات واضح تھی کہ یوپی کی پولیس انتقام کے جذبہ سے کارروائی کر رہی تھی، کئی نابالغوں کو گرفتار کیا گیا اور انکے خلاف بہت ہی سنگین الزام لگادئے گئے جو نابالغوں سے متعلق قانون کے خلاف تھا۔گرفتار لوگوں کو حراست کے دوران مارا پیٹا گیا، انکی دکانیں اور جائیداد سیل کر دی گئی اور ان سے جرمانہ بھی وصول کیا گیا۔

دہلی :پرامن مخالفت کو مجرم قرار دینا-

سی اے اے کے خلاف جاری احتجاجات کے دوران ہی دہلی ودھان سبھا کا انتخاب ہوا اور بی جے پی کو مظاہرین کے خلاف کارروائی کرنے اور انکے احتجاجات کو فرقہ وارانہ پولرائزیشن کے ذریعہ غیر منصفانہ قرار دینے کا موقع میسر ہوگیا۔تو احتجاج کرنے والوں کو ملک کا غدار، بےوفا اور دہشت گرد کہا۔

شمال مشرقی دہلی میں ، بی جے پی نیتا کپل مشرا نے مظاہرین کو ہٹانے کے لئے پولیس کو الٹی میٹم دیا اور ایسا نہ کرنے پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی بات کہی۔بعد میں مشرا کی موافقت کرنے والوں نے دھرنا پر بیٹھے لوگوں پر حملہ کردیا جسکی وجہ سے تشدد پھیلا اور یہ فرقہ واریت کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔میڈیا رپورٹوں اور فسادات کے ویڈیو سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ بی جے پی کے لوگوں نے پولیس کے ساتھ مل کر مسلمان مظاہرین کو نشانہ بنایا تھا۔تین دن پر محیط اس فساد میں کم سے کم 53لوگوں کی موت ہوئی جن میں 34مسلمان تھے، اور انکی عبادت گاہوں کو بھی کافی نقصان پہونچایا گیا تھا۔

مہم چلانے والے اور سی ایس او کے خلاف کارروائی ۔

اوپر جتنی مثالیں دی گئی ہیں،ان سب میں فرضی معاملے درج کرنے اور ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کی بات واضح ہے۔سرکار کے خلاف آواز اٹھانے والوں کے خلاف ملک سے غداری اور دہشت گردی مخالف قانون کے تحت بلا جھجھک معاملات درج کئے گئے۔دہلی میں واقع فسادات میں بھی یہی دیکھا گیا۔خواتین اور طلبہ کو بھی نہیں بخشا گیا۔ابھی بھی 9سے زائد مہم چلانے والے جیل میں ہیں جن میں سے زیادہ تر مسلمان ہیں۔

دہلی فسادات میں دو ہفتے بعد ایف آئی آر درج کئے گئے۔کہا یہ گیا یہ تشدد پہلے سے منصوبہ بند تھا اور اسکی سازش مسلمان نوجوان نے رچی تھی اور اس کی قیادت جامعہ کوآرڈینیشن کمیٹی (جے سی سی) ، پنجڑا تور اور پاپولر فرنٹ آف انڈیا(پی ایف آئی) کررہی تھی۔

اتر پردیش میں بھی اے ایم یو کے طلبہ کے خلاف کارروائی کی گئی، انھیں گرفتار کیا گیا اور انکے خلاف ملک سے غداری اور قتل کے الزامات لگائے گئے ۔رہائی منچ اور پی ایف آئی کے کارکنان کے خلاف کافی کارروائی کی گئی ۔انکے مقابلہ میں دہلی میں تشدد بھڑکانے والے بی جے پی نیتاؤں پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی،یہاں تک کہ ان کے خلاف کارروائی تک درج نہیں کیا گیا۔

سول سوسائٹی پر کارروائی کا کافی اثر۔

سول سوسائٹی اور خاص طور پر اقلیتوں کے لئے کام کرنے والی تنظیموں پر ان باتوں کا بہت زیادہ اثر پڑا ہے اور اس نے انکے عمل کرنے کے طریقہ کو بدلنے کا پابند بنایا ہے،ہر جگہ ریاست کی دہشت برپا ہے۔

بنیادی آزادی کے تحفظ میں کورٹ ناکام رہا۔

ان واقعات پر نظر رکھنے والے افراد کا کہنا ہے کہ ہائی کورٹ ، سپریم کورٹ اور ہیومن رائٹس کمیشن پرامن احتجاج کے آئینی حقوق کے تحفظ اور ریاست کے غصے اور پولیس کی بربریت سے انھیں بچانے میں ناکام رہے ہیں۔ایک آدھ واقعہ کے استثناء کے ساتھ کورٹ نے پولیس اور انتظامیہ کو بہت زیادہ طاقت استعمال کرنے سے نہیں روکا اور نہ ہی انھیں تشدد کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا۔اور اگر انھوں نے کارروائی کی بھی تو وہ بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے ایسی کوشش نہیں تھی جیسی ہونی چاہیے ۔

کشمیر میں شہری دائرہ کار کا خاتمہ۔

قانون اور سماجی معاہدہ کا خاتمہ
مسلم اکثریتی علاقہ کشمیر میں 5اگست 2019میں آئینی ترمیم تو ہوئی ہی مگر اسکے ساتھ مواصلاتی ذرائع کو بھی بند کر دیا گیا، لوگوں کی آمد و رفت پر پابندی لگا دی گئی ۔اور ایک بڑی تعداد میں سیاسی کارکنان کو جیل میں ڈال دیا گیا جس سے پتا چلتا ہے کہ جمہوری ڈھانچہ کے تحت شہری دائرہ کار کا گلہ کیسے پوری کامیابی کے ساتھ گھونٹا جا سکتا ہے،یہاں تک کہ یو این نے بھی اس کی تنقید کی،اور اسے کشمیری لوگوں کو اجتماعی شکل میں سزا دینا قراردیا اور مرکزی سرکار سے ریاست میں حالات بحال کرنے کی درخواست کی۔

سرکار نے یہاں شہری دائرہ کار کا گلہ دبانے کے لئے اجتماعی تحفظ ایکٹ پی ایس اے اور یو اے پے اے کا غلط استعمال کیا، مظاہرین کے خلاف پیلٹ گنوں کا کھل کر استعمال کیا یہاں تک کہ بچوں کو بھی نہیں بخشا۔یہاں غیر قانونی قتل کے واردات ایک عام بات ہے۔لوگوں کو غائب کردیا جاتا ہے۔یہاں انسانی حقوق کی پامالی بلا روک ٹوک ہورہی ہے ، جبکہ اے ایف ایس پی اے قانون کے تحت سکیورٹی فورسز کی زیادتی پہلے سے ہو رہی ہے۔

دھارا 370 کے تحت حاصل ہونے والا خصوصی آئینی درجہ ختم کرنے کے بعد اب سرکار کشمیر کی ڈیموگرافی بدلنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہاں ملک کے دوسرے حصوں سے غیر مسلموں کو لاکر بسایا جا رہا ہے۔

بنیادی آزادی پر پابندی۔

مواصلات پر بندش، تقریر اور اظہار رائے پر پابندی ۔
ریاست میں انتظامی تبدیلی کے ساتھ ہی ٹیلی فون، انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلوں کو بھی بند کردیا گیا۔بعد میں 2019کے اخیر میں موبائل اور لینڈ لائن فون شروع ہوا مگر براڈ بینڈ اور موبائل ڈاٹا خدمات چار مہینے تک بند رہی اور جنوری 2020میں اسے شروع کیا گیا مگر پھر بھی یہ محدود ہی تھا۔سوشل میڈیا سائیٹ وہاں کے باشندوں کے لئے بند ہی رہے،انٹرنیٹ بعد میں شروع کیا گیا مگر جب ملک بھر میں 4G کی خدمات جاری تھیں تو وہاں صرف 2G کی ہی اجازت دی گئی۔کشمیر ایک ایسی جگہ بن گئی جہاں انٹرنیٹ دنیا میں سب سے طویل وقت کے لئے بند رہا۔وہاں صحافت پر پابندی ہے اور کرفیو عام بات ہے۔کئی صحافیوں کو یواےپی اے کے تحت جیل میں بند کر دیا گیا ہے۔

تنظیم سازی اور اجتماع کرنے پر پابندی۔

کشمیر میں دھارا 370ختم کرنے کے بعد ہزاروں لوگوں کو احتیاط کے طور پر جیل میں ڈال دیا گیا جن میں سیاسی رہنما ، سماجی رہنما ، کاروباری اداروں کے مالکان ، سول سوسائٹی کے لوگ اور نوجوان شامل تھے۔
یہاں تک کہ ریاست کے تین سابق وزیر اعلیٰ اور علیحدگی پسند سیاسی جماعتوں کے ممبران بھی اس میں شامل تھے۔سرکار نہیں چاہتی تھی کہ اس نے ریاست میں جو کچھ بھی کیا اسکی کسی بھی سطح پر مخالفت ہو۔ایک اندازہ کے مطابق اگست 2019میں تقریبا 8000 افراد کو حراست میں لیا گیا اور ان پر پی ایس اے لگا دیا گیا۔ہندوستانی خواتین کی قومی تنظیم کے مطابق ریاست میں لاک ڈاؤن شروع ہونے کے وقت 13000 بچوں کو حراست میں لیا گیا۔کچھ کو رہا کیا گیا مگر آج بھی ان میں سے کئی ریاست اور ریاست کے باہر کے جیلوں میں بند ہیں۔ریاست میں عید، محرم،میلاد النبی وغیرہ کے مواقع پر لوگوں کو جمع ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور وہاں سیاسی سرگرمیوں پر یکسر پابندی لگا دی گئی ۔

احتجاج اور مظاہرے کے خلاف زیادہ سے زیادہ طاقت کا استعمال ۔

سرکار نے وہاں احتجاج اور مظاہرے کو کچلنے کے لئے سارے ہتھکنڈے جیسے آنسو گیس، پیپر اسپرے، پٹائی وغیرہ استعمال کیا۔ سیکورٹی فورسز پیلیٹ گن کا استعمال پہلے سے ہی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو کافی نقصان پہونچا ہے۔

عدالتی راحت کا فقدان

کشمیر میں بنیادی حقوق کی پامالی پر اتنا شور شرابا مچنے کے باوجود ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے اس معاملہ میں بہت زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ریاست ہائی کورٹ میں ہیبیئس کارپس کے 600 سے زائد مقدمے دائر کیے گئے تھے لیکن ان میں سے صرف 1 فیصد مقدموں کی سنوائی ہوئی ہے۔ریاست میں لاک ڈاؤن کے بارے میں شکایت پر بھی سپریم کورٹ نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ایک پی آئی ایل پر تو سپریم کورٹ نے پانچ مہینوں کے بعد سنوائی کی۔ بچوں کو بغیر کسی سبب کے جیل میں قید کرنے کی کیس کی سماعت سپریم کورٹ نے سرے سے خارج کردیا۔

نتیجہ۔

پوری دنیا میں شہری دائرہ کار پر حملے ہو رہے ہیں اور بیتے کچھ سالوں میں اس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔باشعور لوگ اسے دنیا بھر میں جمہوریت کی کمزوری اور اسکے قوانین سے تجاہل عارفانہ برتنا ، سیاسی مخالفت کے جواز سے انکار کرنا ، شہری آزادیوں کو محدود کرنا اور رواداری کا مذاق اڑانا اور تشدد کو فروغ دینا قرار دیتے ہیں۔اور نریندر مودی کی قیادت میں یہی ہو رہا ہے،اور جمہوریت کو پیچھے ہونے کا پابند بنایا جارہا ہے۔بی جے پی آمرانہ راستہ اپنایا رہی ہے اور اور ملک کی سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کے لئے پریشانی کا سبب بن رہی ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کو ہی نشانہ بنا کر ہندو ووٹروں میں اپنا وجود مضبوط کر رہی ہے ۔اور اس عمل میں اس نے اپنی قدرت کے حساب سے ان تمام اداروں کی کمڑ توڑ دی ہے جو سرکار کے حملوں سے جمہوریت کی حفاظت کرتے ہیں۔

مشوره

ہندوستانی حکومت کے لئے ۔

- ہندوستان کا آرٹیکل 19(1)(a)،اور 19(1)(b) اور آرٹیکل 19(1)(c) کے تحت جن حقوق کی ضمانت دی گئی ہے ان پر عمل پیرا ہوں۔
- ہندوستان نے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے جس بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کیا ہے اس کے تئیں وہ کاربند رہے جن میں آرٹیکل 19اور 20 میں مختلف آزادیوں کا ذکر ہے،اور اسکے ساتھ آئی سی پی آر کا آرٹیکل 19 بھی شامل ہے۔

- تنظیم بنانے کی آزادی۔

- سی ایس او کی رجسٹریشن کو من مانی طریقہ سے رد کرنے اور انکے کھاتے پر پابندی کو روکے اور رد شدہ رجسٹریشن کو بحال کرے۔
- سیاسی بنیاد پر سی ایس او کو پریشان کرنا بند کرے اور انکے بینک کھاتوں پر پابندی نہ لگائے ۔
- ایف سی آر اے میں ترمیم کرکے سی ایس او مخالف من مانا ایکٹ کو ختم کرے۔

- ایچ آر ڈی کا تحفظ۔
- ایچ آر ڈی اور اسکے کارکنان پر حملہ کرنا بند کرے اور کریمنل جسٹس کے نظام کا غلط استعمال بند کرے۔
- تمام ایچ آر ڈی کو بغیر کسی شرط کے رہا کرے۔
- ایچ آر ڈی کو جمہوریت اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے کا پرامن ماحول دستیاب کرائے ۔
- ایچ آر ڈی کے تمام واقعات میں غیر جانبدار ہوکر مکمل جانچ کروائے اور مجرموں کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔

- احتجاج کرنے کا حق۔
- دھارا 144 کا غلط استعمال کرنا بند کرے اور لوگوں کو احتجاج کرنے کی اجازت دینے سے نہیں روکے۔
- مظاہرین کے خلاف زیادہ سے زیادہ طاقت استعال کرنا بند کرے۔
- مظاہرین کے خلاف خطرناک اسلحہ کا استعال کرنا بند کرے۔
- احتجاج کرنے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے میں اقوام متحدہ اور ہندوستان کے وزارت داخلہ کے ہدایات پر عمل کرے۔

- بولنے اور اظہارِ رائے کی آزادی۔

- آئی پی سی کا دھارا124A (غداری) اور آئی ٹی ایکٹ کا جائزہ لیں اور اسے اظہار رائے کی آزادی کے لئے قابل عمل بنائیں ۔
- صحافیوں کو تحفظ دیں اور انھیں بولڈ ہوکر کام کرنے دیں۔
- (روایتی اور سوشل میڈیا) سمیت سارے میڈیا سے سنسرشیپ ختم کریں اور انٹرنیٹ پر پابندی لگانے پر لگام لگائیں۔

بین الاقوامی برادری کے لئے۔

- ہندوستان کو اس کی آئینی ضمانت اور آئی سی سی پی آر سے اپنی وابستگی کی پاسداری کرنے کی ترغیب دیں اور اس سے بنیادی حقوق کا احترام کرنے کا مطالبہ کریں۔
- ہندوستان سے سی ایس او،ایچ آر ڈی،صحافیوں اور حقوق انسانی کے کارکنان کو پریشان نہیں کرنے کا مطالبہ کریں ۔
- سی ایس او،ایچ آر ڈی،صحافیوں اور حقوق انسانی کے کارکنان کو پریشان کرنے والے افسران کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کریں۔

* 'Pay Re 1 or Face 3-Month Jail Term with 3-Year Ban: Supreme Court to Prashant Bhushan', Indian Express September 1, 2020, https://indianexpress.com/article/india/ prashant-bhushan-supreme-court-sentencing-punishment-live-updates-contempt-of-court-tweets-6576973/.
† 'India Falls to 51st Position in EIU's Democracy Index', The Economic Times, January 23, 2020, https://economictimes.indiatimes.com/news/politics-and-nation/india-falls- to-51st-position-in-eius-democracy-index/articleshow/73519661.cms.
‡ 'India Suffers 'Alarming' Decline in Civil Liberties, Kashmir Ranked 'Not Free': 2020 Freedom Report', HuffPost India, March 4, 2020, https://www.huffingtonpost.in/entry/ india-human-rights-kashmir-2020-freedom-report_in_5e5f35edc5b67ed38b3a553e.
§ 'WJP Rule of Law Index 2020', World Justice Project, accessed 16 July, 2020, https:// worldjusticeproject.org/our-work/research-and-data/wjp-rule-law-index-2020.
** 'India Ranks 142nd on Global Press Freedom Index', The Economic Times, April 22, 2020, https://economictimes.indiatimes.com/news/politics-and-nation/india-ranks- 142nd-on-global-press-freedom-index/articleshow/75279460.cms.

'Global Monitor Adds India to Watchlist for 'Decline' in Fundamental Freedoms', The Wire, March 13, 2020, https://thewire.in/rights/civicus-monitor- watchlist-caa-india.

'CIVICUS - Tracking Conditions for Civic Action - India', CIVICUS, accessed 16 July 2020, https://monitor.civicus.org/country/india/.
'Pay Re 1 or Face 3-Month Jail Term with 3-Year Ban: Supreme Court to Prashant Bhushan', Indian Express September 1, 2020, https://indianexpress.com/ article/india/prashant-bhushan-supreme-court-sentencing-punishment-live- updates-contempt-of-court-tweets-6576973/.
'What is Civic Space?' CIVICUS, accessed 16 July, 2020, https://monitor. civicus.org/whatiscivicspace/.

'India Now the World's Largest Illiberal Democracy, Says Financial Times US Editor', The Wire, June 30, 2020, https://m.thewire.in/article/video/karan-thapar- edward-luce-interview-india-illiberal-democracy/amp.

'IB Report to PMO: Greenpeace is a Threat to National Economic Security', Indian Express, June 11, 2014, https://indianexpress.com/article/ india/india-others/ib-report-to-pmo-greenpeace-is-a-threat-to-national- economic-security/.

'PM Narendra Modi says he is victim of NGOs' conspiracy', The Economic Times, February 21, 2016, https://economictimes.indiatimes.com/news/ politics-and-nation/pm-narendra-modi-says-he-is-victim-of-ngos-conspiracy/ articleshow/51081446.cms.

Civil Society in India Remains Vibrant', The Hindu, June 9, 2016, https:// www.thehindu.com/opinion/interview/'Civil-society-in-India-remains-vibrant'/ article14391890.ece.

'Narendra Modi Govt Launches Drive against 'Subversive' NGOs to Tackle Dangers of Suspicious Foreign Investments', Firstpost, August 19, 2019, https:// www.firstpost.com/india/narendra-modi-govt-launches-drive-against-subversive- ngos-to-tackle-dangers-of-suspicious-foreign-investments-7188921.html

CIVICUS, India: Democracy Threatened by Growing Attacks on Civil Society, https://www.civicus.org/images/India_Democracy_Threatened_Nov2017.pdf.
See also Meenakshi Ganguly, 'Threat to India's Vibrant Civil Society', Human Rights Watch, August 14. 2015, https://www.hrw.org/news/2015/08/14/threat-indias- vibrant-civil-society. and Mandeep Tiwana, 'Squeezing Civil Society Hurts India's Economy and Democracy', Open Democracy, August 23, 2017, https://www. opendemocracy.net/en/openindia/squeezing-civil-society-hurts-india-s-economy- and-democracy/.
https://www.indiatoday.in/india-today-insight/story/why-ngos-fear-the- new-fcra-regulations-1725077-2020-09-24.

Also, G. Sampath, 'Time to Repeal the FCRA', The Hindu, December 27, 2016, https://www.thehindu.com/opinion/lead/Time-to-repeal-the-FCRA/ article16946222.ece.

'Government Cancels Registration of 4,470 NGOs in Fresh Crackdown', The Economic Times, June 9, 2015, https://economictimes.indiatimes.com/news/ politics-and-nation/government-cancels-registration-of-4470-ngos-in-fresh-crackdown/articleshow/47604230.cms.

'Home Ministry Cancels Registration of 9,000 Foreign-Funded NGOs', Hindustan Times, April 28, 2015, https://www.hindustantimes.com/india/ home-ministry-cancels-registration-of-9-000-foreign-funded-ngos/story-UpnVtwpwSrSJzqEdYygiJN.html.

14,500 NGOs Banned from Receiving Foreign Funds: Govt.' Indian Express, December 5, 2019, https://indianexpress.com/article/india/14500-ngos-banned- from-receiving-foreign-funds-govt-6151180/.

'Conversion, Sedition in Focus as Government Tightens FCRA Norms', The Times of India, September 17, 2017, https://timesofindia.indiatimes.com/ india/conversion-sedition-in-focus-as-government-tightens-fcra-norms/ articleshow/71159079.cms.

'India's FCRA Does Not Conform to International Standards', Down to Earth, April 27, 2016. https://www.downtoearth.org.in/news/economy/india-s- fcra-does-not-conform-to-international-standards-un-special-rapporteur-53743.

'A 'Caged Parrot' – Supreme Court Describes CBI', Reuters India, May 10, 2013, https://in.reuters.com/article/cbi-supreme-court-parrot-coal/a-caged-parrot- supreme-court-describes-cbi-idINDEE94901W20130510.

'India: Human Rights Defenders Targeted by a Coordinated Spyware Operation', Amnesty International, June 15, 2020, https://www.amnesty.org/en/ latest/research/2020/06/india-human-rights-defenders-targeted-by-a-coordinated- spyware-operation/; 'Google Warned up to 500 Indian Users That They Were Targeted by 'Government-Backed Actors" The Wire, November 27, 2019, https:// thewire.in/tech/google-warning-india-users; and Shoaib Danyal, 'Explainer: How WhatsApp Was Hacked to Spy on Indian Activists and Lawyers and Who Could've Done It', Scroll, November 1, 2019, https://scroll.in/article/942300/ explainer-how-whatsapp-was-hacked-to-spy-on-indian-dissidents-and-who-did-it.

Martand Kaushik and Anjaneya Sivan, 'Bhima Koregaon Case: Prison- Rights Activist Rona Wilson's Hard Disk Contained Malware That Allowed Remote Access', The Caravan, March 12, 2020, https://caravanmagazine.in/ politics/bhima-koregaon-case-rona-wilson-hard-disk-malware-remote-access.

'Central Govt Taps Over 100,000 Phones a Year: Report', Outlook, September 4, 2014, https://www.outlookindia.com/newswire/story/central-govt-taps-over- 100000-phones-a-year-report/858404.

'India Ranks 142nd on Global Press Freedom Index', The Economic Times, April 22, 2020. https://economictimes.indiatimes.com/news/politics-and-nation/ india-ranks-142nd-on-global-press-freedom-index/articleshow/75279460.cms.

'Gauri Lankesh and MM Kalburgi Killed Using Same Gun, Reveals Forensic Report', News18 India, June 8, 2018, https://www.news18.com/news/india/gauri- lankesh-mm-kalburgi-killed-using-same-gun-reveals-forensic-report-1772089. html.

'55 Indian Journalists Arrested, Booked, Threatened for Reporting on Covid-19: Report.' The Wire, June 16, 2020, https://thewire.in/media/covid-19- journalists-arrested-booked-report.

'FIR Filed Against 'The Wire' Editor for Allegedly Making 'Objectionable Comment' About Adityanath', Scroll, April 2, 2020, https://scroll.in/latest/957945/ fir-filed-against-the-wire-editor-for-allegedly-spreading-fake-news-against- adityanath.

'UP Police Arrests Journalist Prashant Kanojia in Delhi Over 'Objectionable' Tweet on Hindu Army', The Print, August 18, 2020, https://theprint.in/india/up- police-arrests-journalist-prashant-kanojia-in-delhi-over-objectionable-tweet-on- hindu-army/484274/.

'Rana Ayyub on Global List of Journalists Under Threat: Abuse of Those Pursuing Truth Must Be Stemmed with Government Action.' Firstpost, August 8, 2019, https://www.firstpost.com/india/rana-ayyub-on-global-list-of-journalists- under-threat-abuse-of-those-pursuing-truth-must-be-stemmed-with-govt- action-6390521.html.

'Internet Shutdown Tracker', Software Freedom Law Center, accessed July 16, 2020, https://internetshutdowns.in.

Ashwaq Masoodi, 'Prisoners of Memes, Social Media Victims', Livemint, December 5, 2018, https://www.livemint.com/Politics/ sWTiTg8jscRZpKwSPN25UN/Prisoners-of-memes-social-media-victims.html.

'Hall of Shame – Mapping Attacks on RTI Users', Commonwealth Human Rights Initiative, accessed July 16, 2020, http://attacksonrtiusers.org/Home/Issue/.

'Why Was NDTV India Banned and What Does the Law Say?' Hindustan Times, November 5, 2016, https://www.hindustantimes.com/ india-news/why-was-ndtv-india-banned-and-what-does-the-law-say/story-Rp7oyyYZ0MFzbV6omyMnbO.html

Praveen Donthi, 'The Image Makers: How ANI Reports the Government's Version of Truth', The Caravan, March 1, 2019, https://caravanmagazine.in/ reportage/ani-reports-government-version-truth.

Adam Withnall, 'How Modi Government Uses Ad Spending to 'Reward or Punish' Indian Media', The Independent, July 7, 2019, https://www.independent. co.uk/news/world/asia/india-modi-government-media-ad-spending-newspapers- press-freedom-a8990451.html.

An academic and observer, email interview, New Delhi, June 24, 2020. 39 <name withheld>, personal interview, New Delhi, June 25, 2020.

Harshita Murarka, 'Ramjas Not Alone, ABVP has a Legacy of Violence', The Quint, February 23 2017, https://www.thequint.com/news/politics/delhi- university-ramjas-college-not-alone-abvp-has-history-of-violence-like-rohith-vemula-jnu-kanhaiya-kumar.

'From Pune to Paris: How a Police Investigation Turned a Dalit Meeting into a Maoist Plot', Scroll, September 2, 2018, https://scroll.in/article/892850/from- pune-to-paris-how-a-police-investigation-turned-a-dalit-meeting-into-a-maoist- plot.

'Thoothukudi Firing Victims Killed by Shots to Head, Chest; Half from Behind: Postmortem Reports', The New Indian Express, December 22, 2018, https://www.newindianexpress.com/states/tamil-nadu/2018/dec/22/thoothukudi- firing-victims-killed-by-shots-to-head-chest-half-from-behind-postmortem- reports-1915164.html.

An academic and observer, email interview, New Delhi, June 24, 2020. 45 A Supreme Court lawyer, email interview, New Delhi, June 23, 2020.

'New Rules on Temporary Suspension of Telecom Services in Case of Public Emergency or Public Safety', Software Freedom Law Center, August 23, 2017, https://sflc.in/new-rules-temporary-suspension-telecom-services-case-public- emergency-or-public-safety.

Jan Ryzdak, 'In Times of Unrest, Social Media Shutdowns Endanger Public Safety', The Wire, May 2, 2019, https://science.thewire.in/culture/media/crisis- social-media-shutdowns-public-safety/.

Arunav Kaul, Scroll, October 9, 2019, https://scroll.in/ article/939832/the-best-tribute-to-gandhi-on-his-150th-birth-anniversary-strike- down-the-sedition-law.

Chitranshul Sinha, 'NCRB Report is An Argument in Repealing Law Against Sedition', Mumbai Mirror, October 24, 2019, https://mumbaimirror. indiatimes.com/opinion/columnists/by-invitation/ncrb-report-is-an-argument-in- repealing-law-against-sedition/articleshow/71730564.cms.

'Misuse of UAPA by Union Government During Covid-19 Pandemic', NewsClick, May 1, 2020, https://www.newsclick.in/UAPA-Misuse-Modi-Govt- Crackdown-Activists-Organisations-Covid-19-Lockdown.

Kapil Sibal, 'UAPA: When Laws Turn Oppressive', Hindustan Times, June 30, 2020, https://www.hindustantimes.com/analysis/uapa-when-laws-turn- oppressive/story-d9d7OEO50LQjLZs3Ba5pzI.html.

'Covid-19 Pandemic: Crackdown on Dissent Putting Lives at Immediate Risk in India', Amnesty International India, May 1, 2020, https://amnesty.org. in/news-update/covid-19-pandemic-crackdown-on-dissent-putting-lives-at- immediate-risk-in-india/.

Mahtab Alam, 'India's 'Extraordinary' Laws Need to Be Revoked, Not Revamped', The Wire, February 16, 2020, https://thewire.in/rights/uapa-sedition- psa-nsa-extraordinary-laws.

Centre for Equity Studies, Promises to Keep – Investigating Government's Response to Sachar Committee Recommendations (New Delhi: Centre for Equity Studies, 2011 rev. 2014), 94, http://www.accountabilityindia.in/sites/default/files/ document-library/promises_to_keep_investigating_governments_response.pdf.

Farah Naqvi, Working With Muslims: Beyond Burqa and Triple Talaq (Gurgaon: Three Essays Collective, 2018).

Centre for Equity Studies, Promises to Keep – Investigating Government's Response to Sachar Committee Recommendations (New Delhi: Centre for Equity Studies, 2011.
Summary and Recommendations of the Kundu Committee. 4th December 2014, https://twocircles.net/2014dec04/1417692480.html.

'Muslim Representation in Governing Body of Prominent Institutes of India: 14 Years of Sachar Committee', Ars Longa, Vita Brevis, accessed July 16, 2020, https://rajatdutta13.blogspot.com/2020/05/muslim-representation-in-governing- body.html?m=1.

Mushirul Hasan, Legacy of a divided nation. India's Muslims since Independence (New Delhi: Oxford University Press, 2001).

United States Commission for International Religious Freedom, 'Annual Report 2020: India' (USA: USCIRF, 2020), accessed July 16, 2020, https://www. uscirf.gov/sites/default/files/India.pdf.

Hindus, Buddhists, Jains, Sikhs, Parsis and Christians from three Muslim majority community Pakistan, Afghanistan and Bangladesh.

United Nations, 'New Citizenship Law in India 'Fundamentally Discriminatory': UN Human Rights Office', December 13, 2019, https://news. un.org/en/story/2019/12/1053511.

Human Rights Watch, 'Shoot the Traitors: Discrimination against Muslims under India's new citizenship Policy,' April 2020, https://www.hrw.org/report/ 2020/04/09/shoot-traitors/discrimination-against-muslims-under-indias-new- citizenship-policy.

Hannah Ellis-Petersen and Shaikh Azizur Rahman, ''Modi is Afraid': Women Take Lead in India's Citizenship Protests', The Guardian, January 21, 2020, https://www.theguardian.com/world/2020/jan/21/modi-is-afraid-women- take-lead-in-indias-citizenship-protests.

Dilip Bobb, 'India's Shaheen Bagh Moment', India Legal Live, January 1, 2020, https://www.indialegallive.com/viewpoint/indias-shaheen-bagh-moment.

Neera Chandhoke, 'The Strength of Civil Society is its Spontaneity, Collective Mobilisation', Indian Express, January 31, 2020.
'How Five People in Assam Were Killed During Anti-Citizenship Amendment Protests,' The Wire, December 16, 2019, https://thewire.in/rights/ assam-anti-citizenship-amendment-act-protest-deaths. 'Police Burst Tear Gas Shells Inside Mangaluru Hospital, Alleges Congress', The Hindu, December 20, 2019, https://www.thehindu.com/news/cities/ Mangalore/police-burst-tear-gas-shells-inside-mangaluru-hospital-alleges- congress/article30357522.ece.

Citizens Against Hate, Everyone Has Been Silenced: Police Excesses Against Anti-CAA Protestors in Uttar Pradesh, and the Post-Violence Reprisal. (New Delhi: Alternotes Press), http://citizensagainsthate.org/wp-content/uploads/2020/03/ Citizens-Against-Hate-Everyone-Has-Been-Silenced.pdf.
'SIT Clean Chit to Six Cops Accused of Shooting Student During Anti-CAA Stir', Indian Express, July 1, 2020,
https://indianexpress.com/article/india/sit- clean-chit-to-six-cops-accused-of-shooting-student-during-anti-caa-stir-6484414/.

Tushar Dhara, 'In Muzaffarnagar, Police and Hindutva Groups Attack Muslims in Attempt to Recreate 2013 Riots', The Caravan, December 28, 2019, https://caravanmagazine.in/politics/muzaffarnagar-police-hindutva-groups- attack-muslims-attempt-recreate-2013-riots.

'CM Adityanath Says UP Govt Will Take 'Revenge' on Those Involved in Violence During Protests', The Print, December 19, 2019, https://theprint.in/india/ cm-adityanath-says-up-govt-will-take-revenge-on-those-involved-in-violence- during-protests/337943/.
'Anti-CAA Protests: Two Shops Sealed as UP Govt Starts to Recover Damages', Indian Express, July 1, 2020, https://indianexpress.com/article/india/anti-caa-protests-two-shops-sealed-as-up-govt-starts-to-recover- damages-6484094.

Purnima Tripathi, 'BJP's Delhi Election Campaign: Hate and Perish', Frontline, February 28, 2020, https://frontline.thehindu.com/cover-story/ article30802606.ece.

Mira Kamdar, 'What Happened in Delhi Was a Pogrom', The Atlantic, February 28, 2020, https://www.theatlantic.com/ideas/archive/2020/02/what- happened-delhi-was-pogrom/607198/.

'How Delhi's Police Turned Against Muslims', The New York Times, March 12, 2020, https://www.nytimes.com/2020/03/12/world/asia/india-police-muslims.

The first is an anti-CAA protest coordination group; the second a women's rights group; and the third a Muslim rights group.

<name withheld>, email interview, New Delhi, June 17, 2020.

Fatima Khan, 'AMU Student Arrested Over CAA Violence, Charged with Sedition and Attempt to Murder', The Print, May 29, 2020, https://theprint. in/india/amu-student-arrested-over-caa-violence-charged-with-sedition-and-attempt-to-murder/432006/.

Mahtab Alam, 'CAA Protests: UP Police Detain, Threaten, Beat Up Activists, Journalist in Lucknow', The Print, December 21, 2019, https://thewire. in/government/up-police-arrests-caa-protests; and 'Popular Front of India's UP Head, 16 Other Workers Arrested for Violence During Anti-CAA Protests: Police', India Today, December 23, 2019, https://www.indiatoday.in/india/story/ pfi-s-up-head-16-other-workers-arrested-for-violence-during-anti-caa-protests- police-1631006-2019-12-23.

Tushar Dhara, 'In Muzaffarnagar, Police and Hindutva Groups Attack Muslims in Attempt to Recreate 2013 Riots', The Caravan, December 28, 2019, https://caravanmagazine.in/politics/muzaffarnagar-police-hindutva-groups- attack-muslims-attempt-recreate-2013-riots; and Akshita Jain, 'Kapil Mishra's Ultimatum Went Viral, But Police Says No Evidence Yet of Politicians Instigating Delhi Riots', HuffPost July 14, 2020, https://www.huffingtonpost.in/entry/kapil- mishra-delhi-police-no-evidence-riots_in_5f0d5509c5b6df6cc0b0aa45.

'UN Rights Experts Urge India to End Communications Shutdown in Kashmir', Office of the United Nations High Commissioner for Human Rights, August 22, 2019, https://www.ohchr.org/EN/NewsEvents/Pages/DisplayNews. aspx?NewsID=24909&LangID=E.

'Internet Shutdown Tracker', Software Freedom Law Center, accessed July 16, 2020, https://internetshutdowns.in.

'J&K Regional Parties Say Modi's Govt Amendment to New Domicile Law is 'Cosmetic', a 'Bluff'', The Print, April 4, 2020, https://theprint.in/india/jk- regional-parties-say-modi-govts-amendment-to-new-domicile-law-is-cosmetic-a- bluff/395462/.

'Freedom in the World 2020: Indian Kashmir', Freedom House, accessed July 16, 2020, https://freedomhouse.org/country/indian-kashmir/freedom-world/2020.

'Kashmir Has Become an Open Air Prison, Says Iltija Mufti, Mehbooba Mufti's Daughter', Gulf News, October 3, 2019. https://gulfnews.com/world/ asia/india/kashmir-has-become-an-open-air-prison-says-iltija-mufti-mehbooba- muftis-daughter-1.66880000.
'Govt Slaps UAPA on Those "Misusing" Social Media in Kashmir, Owaisi Says New Records of Cruelty', India Today, February 18, 2020, https://www. indiatoday.in/india/story/govt-slaps-uapa-on-those-misusing-social-media-in- kashmir-owaisi-says-new-records-of-cruelty-1647469-2020-02-18.

Safwat Zargar, 'In Kashmir, A Spree of Arrests for Alleged 'Misuse' of Social Media and Masking Apps', Scroll, March 1, 2020, https://scroll.in/article/954711/ in-kashmir-a-spree-of-arrests-for-alleged-misuse-of-social-media-and-vpns.

'India's Internet Shutdown in Kashmir is Now the Longest Ever in a Democracy,' Washington Post, December 16, 2019, https://www.washingtonpost. com/world/asia_pacific/indias-internet-shutdown-in-kashmir-is-now-the- longest-ever-in-a-democracy/2019/12/15/bb0693ea-1dfc-11ea-977a-15a6710ed6da_story.html

Shakir Mir, 'Use of UAPA Against Journalists is Last Nail in Coffin for Press Freedom in Kashmir', The Wire, April 26, 2020, https://thewire.in/media/use-of- uapa-against-journalists-is-last-nail-in-coffin-for-press-freedom-in-kashmir.
'Jammu and Kashmir's New Media Policy is Aimed at Demolishing the Local Press, Editors Say', Scroll, June 24, 2020, https://scroll.in/article/964900/ jammu-and-kashmirs-new-media-policy-is-aimed-at-demolishing-the-local-press-editors-say.

'India: Free Kashmiris Arbitrarily Detained', Human Rights Watch, September 16, 2019, https://www.hrw.org/news/2019/09/16/india-free-kashmiris-arbitrari-ly-detained.

'609 People Currently Under Detention in J&K: Home Ministry', India Today, November 20, 2019, https://www.indiatoday.in/india/story/609-people-currently-under-detention-in-j-k-home- ministry-1620884-2019-11-20.

'Young Boys Tortured in Kashmir Clampdown as New Figures Show 13,000 Teenagers Arrested', The Telegraph, September 25, 2019, https://www.telegraph. co.uk/news/2019/09/25/young-boys-tortured-kashmir-clampdown-new-figures- show-13000/.

'Kashmir Caged', NewsClick, August 14, 2019, https://www.newsclick.in/ kashmir-caged.
'Coronavirus: Kashmiris Fear for Safety of Kin in 'Cramped' Jails', Al Jazeera, April 14, 2020, https://www.aljazeera.com/news/2020/04/coronavirus- kashmiris-fear-safety-kin-cramped-jails-200413103319099.html.

'Detention of Mehbooba Mufti, Two J&K Leaders Extended by Three Months', The Hindu, May 5, 2020, https://www.thehindu.com/news/national/ former-jk-chief-minister-mehbooba-muftis-detention-under-psa-extended-by-three-months/article31512206.ece.

'Was Asked to Quit Politics for Freedom: Nayeem Akhtar', Kashmir Observer, June 27, 2020, https://kashmirobserver.net/2020/06/27/asked-to-sign- horribly-worded-bond-ex-minister-spills-detention-beans/.

'Kashmir: Government Using Pellet Guns to Suppress Protests', HuffPost, August 9, 2019, https://www.huffingtonpost.in/entry/article-370-kashmir- protests-pellet-guns_in_5d4d6a11e4b09e7297450516.

‘Over 150 Treated for Tear Gas, Pellet Gun Injuries in Kashmir’, Al Jazeera, August 23, 2019, https://www.aljazeera.com/news/2019/08/150-treated-tear-gas pellet-gun-injuries-kashmir-190823052847698.html.
In largescale protests across Kashmir following the killing of militant commander, Burhan Wani.

‘36 Suffered Pellet Injuries since August 5: Official’, The Hindu. August 28, 2019, https://www.thehindu.com/news/national/36-suffered-pellet-injuries-since- august-5-official/article29280622.ece.

‘Pulwama Gunfight: Civilian Shot Dead in Protests’, The Kashmir Walla, May 7, 2020, https://thekashmirwalla.com/2020/05/pulwama-gunfight-civilian- shot-dead-in-protests/.

‘99% Habeas Corpus Filed in J&K HC Since August 2019 Pending’, NewsClick, June 27, 2020, https://www.newsclick.in/99%25-Habeas-Corpus-Filed- Jammu-Kashmir-HC-August-2019-Pending.

‘Verdict on Internet Curbs in J&K in Defence of Free Speech, But Relief Remains Elusive’, Frontline, January 11, 2020, https://frontline.thehindu.com/ dispatches/article30542427.ece.

Mahtab Alam, ‘J&K Police Denied Media Reports of Illegal Arrests of Minors. Its Own List is Proof to Contrary’, The Wire, November 6, 2019, https:// thewire.in/rights/kashmir-minors-2.

‘J&K High Court Refuses to Ban Use of Pellet Guns by Security Forces’, Deccan Herald, March 11, 2020, https://www.deccanherald.com/national/north-and-central/jk-high-court-refuses-to-ban-use-of-pellet-guns-by-security- forces-812797.html.

‘Freedom in the World 2020: India’, Freedom House, accessed July 16, 2020, https://freedomhouse.org/country/india/freedom-world/2020.

Steven Levitsky and Daniel Ziblatt, How Democracies Die: What History Tells Us About Our Future (New York: Viking, 2018), 23-24.

The
South Asia
Collective

thesouthasiacollective.org

Cover illustration : Promina Shrestha
Design : Kokila B